جلد ۵۲/۱۷ | ۲۵ ہجرت ۱۳۴۲ ہش | ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ | ۲۵ مئی ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۲۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

لاہور ۲۴ مئی بذریعہ فون

کل دوپہر کے وقت حضور کو کچھ اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ایک ۶۶ سالہ پرانی کتاب کی ضبطی اپنے اندر کوئی معقولیت نہیں رکھتی

رسالہ "لائف" کی طرف سے حضرت علیؓ کی شان میں گستاخی ایک ناپاک جسارت ہے

پاکستان کے مشہور عیسائی لیڈر مسٹر جوشوا فضل دین کا حقیقت افروز بیان

لاہور — پاکستان کے مشہور عیسائی لیڈر مسٹر جوشوا فضل دین نے مندرجہ بالا عنوانات کے تحت ایک پریس بیان میں اس امر پر زور دیا ہے کہ ایک ایسی کتاب کو جو ۱۸۹۷ء میں لکھی گئی تھی ۶۶ سال کا طویل عرصہ گزرنے کے بعد اب آکر ۱۹۶۳ء میں ضبط کرنا اپنے اندر کوئی معقولیت نہیں رکھتا۔ آپ نے اس بیان میں اپنے عیسائی بھائیوں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ مخالفانہ لٹریچر کے بارہ میں حد سے زیادہ عیب چینی اور حد اعتدال سے بڑھی ہوئی تنقید کو اپنا شعار نہ بنائیں۔ آپ نے کہا ہے کہ ایسی کتاب جو برطانوی راج میں پچاس سال تک اور پھر قیام پاکستان کے بعد ۱۵ سال تک چرچ کے لئے کسی تکلیف کا باعث نہیں ہوئی اسے ایک ایسی دستاویز قرار نہیں دیا جا سکتا جس پر برہمی یا گھبراہٹ کا اظہار کیا جائے۔ مزید برآں آپ نے اپنے اس بیان میں مشہور امریکن رسالہ "لائف" کے اس شمارہ کے خلاف بھی پرزور احتجاج کر کے جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں گستاخی کی گئی ہے حکومت پاکستان سے اس شمارہ کو ضبط کر لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ آپ کے بیان کے انگریزی متن کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

آپ نے فرمایا:

"حضرت علیؓ پر رسالہ "لائف" کا حملہ نہ صرف غیر دانشمندانہ ہے اور امریکہ کے مفاد کو نقصان پہنچانے کا موجب ہے بلکہ یہ مسیحی اخلاق کے بھی خلاف ہے۔ اور توہین آمیز گستاخی کی ناپاک جسارت کا درجہ رکھتا ہے۔ حضرت علیؓ کی عقل و دانش اور فہم و فراست کا تو یہ عالم تھا کہ آپ کے مخالف بھی اس بناء پر آپ کی مدح کئے بغیر نہیں رہتے۔ ایک ایسی شخصیت پر نام دھرنا اور برا بھلا کہنا اپنے دلی تعصب اور کج نگاہی کا ثبوت دینے کے مترادف ہے۔ رسالہ مذکور کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آجکل کی جدید دنیا میں ایک ایسی بات بھی جو کمرے کے خفیہ کونے میں کہی جائے "نکلی ہونٹوں چڑھی کوٹھوں" کے مصداق مشتہر اور نشر ہوئے بغیر نہیں رہتی اور ہو سکتا ہے کہ راز داری کے عالم میں کہی ہوئی ایسی بات بالآخر خود کہنے والے اور اس کے رشتہ داروں اور دوسرے ساتھیوں کے لئے مہلک ثابت ہو۔

حکومت کے لئے مناسب ہوگا کہ وہ رسالہ مذکورہ کا یہ شمارہ ضبط کر لے۔ اور اسے یہ انتباہ بھی کرے کہ اگر اس قسم کی نازیبا حرکت کا اعادہ ہوا تو پھر سرے سے رسالہ پر ہی پابندی عائد کر دی جائے گی۔ بلاشبہ پاکستان اپنے بدقت حاصل کئے ہوئے زرمبادلہ کو اس طور سے ضائع کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا کہ وہ اس کے عوض دوسرے ملکوں سے تعصب خریدے۔ اور اس طرح خود اپنے باشندگان کے لئے بے چینی اور ہیجان کا سامان فراہم کرے۔

ساتھ ہی میں اپنے پاکستانی عیسائیوں کو بھی نصیحت کروں گا کہ وہ اپنے مخالف لٹریچر کے بارہ میں حد سے زیادہ عیب چینی اور تنقید سے اجتناب کریں۔ پچھلے دنوں مجھے یہ پڑھ کر افسوس ہوا کہ کتابچہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" جو حضرت مرزا غلام احمد نے ۱۸۹۷ء میں لکھا تھا ۱۹۶۳ء میں ضبط کر لیا گیا ہے۔ بظاہر ایک ایسا کتابچہ جو برطانوی راج میں پچاس سال تک اور پھر تقسیم برصغیر کے بعد ۱۵ سال تک چرچ کے لئے کسی تکلیف یا نقصان کا موجب نہ ہوا وہ ایک ایسی دستاویز قرار نہیں پا سکتا جس پر کوئی شخص برہمی کا اظہار کرے۔ اگر عیسائی ہوا کے ہر جھونکے پر گھبرا اٹھنے کی بجائے جو کچھ ان کے متعلق کہا جاتا ہے اسے نظر انداز کریں گے تو انسانی تعلقات کے نقطہ نگاہ سے یہ امر ان کے لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ مند ہوگا اور وہ نفع میں رہیں گے۔"

جوشوا فضل دین۔ لاہور ۲۰ مئی ۱۹۶۳ء

ٹوگولینڈ کے ایک سربرآوردہ لیڈر مسٹر مما فسینی حقیقی اسلام کی آغوش میں

لومے (بذریعہ ڈاک) حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیش کردہ عظیم الشان اسلامی لٹریچر دنیا کے کونے کونے میں اشاعت پذیر ہو کر ایک دنیا کو راہ ہدایت کی طرف لا رہا ہے اور مشرق و مغرب کی سعید روحیں ایک ایک کر کے برابر حقیقی اسلام کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہیں۔ چنانچہ ابھی دنوں ٹوگو (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کے مبلغ اسلام مکرم قاضی مبارک احمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہاں کے ایک سربرآوردہ لیڈر مسٹر مما فسینی (Mr. Mamma Foussen) کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی بعض کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد قبول حق کی توفیق ملی ہے اور وہ باقاعدہ طور پر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

مسٹر مما فسینی ٹوگولینڈ کی سابق حکومت میں وزیر امور داخلہ و پوسٹ اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن کے ممتاز عہدہ پر فائز رہ چکے ہیں اور آجکل جمہوری صدارتی کابینہ کے رکن بھی ہیں۔ انہوں نے خود بھی ایک خط ارسال کیا ہے جس میں اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ اس نے انہیں قبول حق کی توفیق عطا فرمائی ہے احباب سے اپنی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ مئی ۶۳ء

اسلامی ممالک میں شراب خوری اور بے پردگی ممنوع ہونی چاہیئے

یہ درست ہے کہ حقیقی مذہب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف اقوام میں بندگانِ حق کے ذریعہ آتا رہا ہے اس میں بنی نوع انسان کی قدر کی جاتی رہی ہے اور آزادئ ضمیر کو ایک ضروری اصول کے طور پر پیش کیا جاتا رہا ہے لیکن آزادئ ضمیر کو عملی رنگ میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے دین میں پیش کیا گیا ہے اور اسلام نے صرف اصول ہی پیش نہیں کیا بلکہ اس کی نگاہ داری کے لئے بہترین ذرائع بھی اس نے تجویز کئے ہیں۔ چنانچہ دنیا نے تمام انسانوں کی مساوات کے اصول کو اسلام ہی سے سیکھا ہے۔ اسلام نے یہ کہہ کر کہ لا اکراہ فی الدین ہمیشہ کے لئے اختلاف مذہب کی جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ پھر اسلام نے جنگ کے جو اصول دیئے ہیں اس کی نظیر کسی مہذب سے مہذب جنگی کوڈ میں بھی آج تک بیان نہیں کی گئی۔ آج یو این او کو اس امر پر ناز ہے کہ وہ اقوام کے مابین اتحاد و اتفاق کے لئے بڑے بڑے اقدامات کر رہی ہے مگر بغور دیکھنے سے جو ترقی اس بارے میں یو این او نے کی ہے وہ ابھی اسلامی منزلِ مقصود کو چھو بھی نہیں سکی۔

دنیا میں سب سے پہلے مذہبی رواداری کا اصول عملاً مسلمانوں ہی نے پیش کیا ہے اور تاریخ میں غیر مسلموں کی شہادتیں موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جو رواداری غیر مسلم اقوام کے ساتھ اسلام نے برتی ہے اس کے معیار کو ابھی مساوات انسانی کا فلسفہ بھی نہیں پہنچ سکا۔ خاص کر عیسائیوں سے مسلمانوں نے جو رواداری کا سلوک کیا ہے خود عیسائی پادری جنہوں نے اسلامی تاریخ کے متعلق خامہ فرسائی کی ہے مسلمانوں کی عملی رواداری کو مثالی بیان کیا ہے۔

جہاں جہاں مسلمانوں نے اپنی حکومتیں قائم کی ہیں وہاں کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ مسلمان بادشاہوں نے اپنی غیر مسلم رعایا کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ اتنا فراخدلانہ ہے کہ بعض وقت انسان حیرت زدہ رہ جاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ برصغیر ہند میں بھی جن مسلمان بادشاہوں کو خاص طور پر متعصب ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے اگر ان کے کاروبار کا مطالعہ کیا جائے تو معاملہ بالکل برعکس نظر آتا ہے مسلمانوں نے اپنی غیر مسلم رعایا کو جو حقوق اور مراعات دی ہیں دنیا کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ کسی مذہب کے پیروؤں نے ایسا سلوک غیروں سے نہیں کیا۔

اس لئے یہ درست ہے کہ غیر مسلموں سے رواداری نہایت نمایاں اسلامی اصول ہے اور آج تک تاریخ میں بہت ہی کم ایسے اصل واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں کہ مسلمانوں نے غیر مذاہب پر ناجائز بوجھ ڈالا ہو اور اب بھی یہ ضروری ہے کہ ایک مسلمان کو اسلامی اصولوں کے مطابق غیر مسلموں کے ساتھ سلوک کرنا چاہیئے مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں ہیں کہ مسلمان حکمران غیر مسلموں کے حقوق کے پردہ میں دوسرے اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی کریں اور اس کا نام رواداری رکھا جائے۔

مثلاً ایک اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ ملک میں شراب خوری کا قلع قمع کرے۔ شراب خوری ایک ایسی لعنت ہے جس کو کوئی مذہب اصولاً پناہ نہیں دے سکتا۔ آج عیسائی یورپی اقوام جو شراب کی بڑی رسیا ہیں شراب خوری کی لعنت سے تنگ آ چکی ہوئی ہیں اور عیسائی ملکوں میں بھی حکومتوں کے ذریعہ ایسی انجمنیں بنائی جا رہی ہیں جو شراب خوری کا انسداد کریں۔ امریکہ نے تو ایک بار کامل ممانعت کا بھی تجربہ کیا ہے۔ اس لئے پاکستان میں اگر مکمل ممانعت کا قانون رائج کیا جائے تو ہمیں یقین ہے کہ کوئی غیر مسلم اقلیت اس کی مخالفت نہیں کرے گی۔

اس لئے یہ ہرگز اسلامی رواداری کا اظہار نہیں ہے کہ بعض اقلیتوں مثلاً عیسائیوں کے لئے ممانعت ناجائز تصور کی جائے۔ عیسائیوں کے لئے شراب خوری قطعاً مذہبی لحاظ سے لازمی نہیں ہے۔ عشاء ربانی کی رسومات میں آج کل کے عیسائیوں نے شراب کو لازم قرار دے رکھا ہے۔ لیکن عشائے ربانی کی رسم جس واقعہ پر انحصار رکھتی ہے اس میں شراب کا کہیں ذکر نہیں۔ صرف "پیالہ" کا لفظ استعمال ہوا ہے جیسا کہ اردو کی متداول اناجیل میں موجود ہے۔ یہ واقعہ تین اناجیل اور پولوس کے ایک خط میں بیان کیا گیا ہے کہ عشائے ربانی میں یسوع مسیح نے روٹی کو اپنا بدن اور پیالہ میں جو کچھ تھا اس کو اپنا خون بتایا تھا ان مقامات میں شراب کا پیالہ نہیں کہا گیا۔ البتہ بعض دوسری جگہوں میں شراب کا ذکر اس تعلق میں ضرور آتا ہے تاہم اگر عیسائی پادری فیصلہ کر لیں تو شراب کی بجائے پانی وغیرہ یا کوئی شربت عشائے ربانی میں استعمال ہو سکتا ہے۔

جہاں تک ہمارے عقیدہ کا تعلق ہے ہم یقین رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہرگز شراب استعمال نہیں کرتے تھے اور انجیل میں جہاں ان کے مے بنانے کا ذکر ہے ضرور الحاقی ہے۔ تورات کے مطابق تو شراب ممنوع ہے۔ البتہ عیسائیوں نے موسوی شریعت کا انکار کر کے اس کو حلال ہی نہیں بنا لیا بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مے کے مشکوں میں برکت دینے کا بھی الزام لگایا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ شراب عیسائیوں کے لئے جائز ہے اور عشائے ربانی میں لازمی ہے۔

جن لوگوں نے عشائے ربانی میں شراب کو لازمی قرار دیا ہے انہوں نے دین الٰہی کے ساتھ سخت ظلم کیا ہے اور ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اگر آج کا عیسائی عشائے ربانی میں شراب کی بجائے کوئی اور مشروب استعمال کرے تو اس سے کوئی دینی حرج ہو سکتا ہے۔ افسوس ہے کہ عیسائیوں نے اس بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی کہ عشائے ربانی میں شراب کو لازمی قرار دے کر انہوں نے اس ام الخبائث کو کتنی تقویت پہنچائی ہے اور آج یورپ اور ان کی دیکھا دیکھی دوسری اقوام جو شراب خوری اختیار کر رہی ہیں انکی تباہی کا گناہ ان کی گردنوں پر پڑتا ہے۔

ہماری رائے ہے کہ پاکستان ایسے اسلامی ملک میں شراب بالکل ممنوع قرار دی جانی چاہیئے اور اس میں سوا امراض کے کوئی رعایت کسی قوم کو خواہ وہ عیسائی ہو یا ہندو ہرگز نہیں دینی چاہیئے۔ یہ امر ہرگز غیر روادارانہ نہیں ہے ایسے قانون سے کسی کی قطعاً حق تلفی نہیں ہوتی، ہمارا یقین ہے کہ اگر پاکستان اور اسلامی ممالک میں شراب ممنوع قرار دی جائے تو اس سے بھی ان ممالک میں عیسائیت کی اشاعت خود بخود رک جائے گی کیونکہ جیسا کہ معلوم ہے بہت سے مسلمان اس وجہ سے بھی عیسائیت اختیار کر لیتے ہیں کہ عیسائیوں میں شراب ممنوعات میں داخل نہیں۔ کسی چیز کا ممنوعات میں داخل نہ ہونا اور بات ہے اور اگر ایک اسلامی ملک ایسی چیز کو ازروئے اسلام ممنوع قرار دیتا ہے تو اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر اسلامی ممالک میں شراب قطعاً ممنوع قرار دی جائے تو عیسائیت کا ایک کارگر ہتھیار خود بخود کند ہو جاتا ہے۔

دوسری چیز جس پر اسلامی نقطۂ نظر سے ایک اسلامی ملک کو توجہ دینی چاہیئے وہ عورتوں کی بے پردگی ہے۔ پردہ کے کیف و کم کے متعلق اختلاف ہو تو ہو مگر اس بات میں کسی کو انکار نہیں ہے کہ اسلام میں عورتوں کی بے پردگی کو نہایت خطرناک سمجھا جاتا ہے اور اسلام نے اس کی سخت ممانعت کی ہے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ عیسائیوں نے مسلمانوں کے دین کو تباہ کرنے کے لئے جو ہتھیار استعمال کئے ہیں ان میں سے ایک انتہائی بے پردگی بلکہ کہنا چاہیئے عورتوں کی بے شرمی اور بے حیائی ہے۔ کتنا افسوسناک امر ہے کہ ایک اسلامی ملک کے بازاروں میں بعض منچلی عورتیں ناپ کے لباس میں پھرتی ہیں جس میں پیٹ اور پیٹھ بھی اکثر بالکل ننگی دکھی جاتی ہے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر افسوسناک امر یہ ہے کہ عیسائی عورتوں کی تقلید میں اب مسلمان عورتیں بھی بے پردہ ہوتی جا رہی ہیں اور ان میں بھی بے حیائی اسی طرح نفوذ کر رہی ہے۔

عورت خواہ عیسائی ہو یا مسلمان یا کسی اور مذہب کی ایک اسلامی ملک میں اس کو ہرگز بے پردگی کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ کسی عورت کو بھی بے حیائی کا نیم عریاں لباس پہن کر پبلک میں گھومنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ بات ہرگز اسلامی رواداری کے خلاف نہیں ہے۔ اور نہ کسی کو اس پر اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور ہمیں چاہیئے کہ بے باک ہو کر اسلامی معاشرہ کے اصولوں کو قائم کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں شراب خوری اور بے پردگی کو ممنوع قرار دیا جائے تو یہاں عیسائیت کی تمام عمارت زمین پر آ رہتی ہے۔

ضروری اعلان

بعض لوگ دارالضیافت کو لنگر خانہ کر کے پکارتے ہیں۔ حالانکہ یہ لنگر خانہ نہیں بلکہ دارالضیافت ہے۔ آئندہ سے تمام احباب دارالضیافت کے نام سے پکارا کریں۔ اور تحریر میں لایا کریں۔

(افسر دارالضیافت)

لائبیریا میں تبلیغِ اسلام

• مختلف دیہات کا دورہ — • اخبارات میں مضامین کی اشاعت
• لٹریچر کی وسیع تقسیم — • تین مقامات پر نئی جماعتوں کا قیام

مکرم مبارک احمد صاحب ساقی بتوسط وکالت تبشیر

عرصہ زیر رپورٹ میں منرویا شہر سے باہر مختلف دیہات میں متعدد بار جانے کا موقعہ ملا۔ ایک علاقہ ماؤنٹ بارکلے Mount Barclay کے آٹھ دیہات میں وسیع پیمانہ پر تبلیغ کی گئی خواندہ احباب میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ ان مقامات میں سے ایک گاؤں KPGEREA میں بفضل خدا جماعت قائم ہو گئی ہے۔ ایک دفعہ اتوار کے روز ہم اس گاؤں میں گئے اور تقریباً دو گھنٹہ وہاں قیام کیا۔ کافی مسائل زیر بحث لائے گئے۔ ان لوگوں نے ہمیں دوبارہ آنے کو کہا۔ چنانچہ منرویا کے بعض احباب کے ساتھ خاکسار دوبارہ وہاں گیا۔ چونکہ یہ رمضان کا مہینہ تھا اس لئے خاکسار نے خطبہ جمعہ میں رمضان کی برکات کا ذکر کیا۔ اور اس بارہ میں اوامر و نواہی بیان کئے۔ نماز جمعہ کے بعد پھر گفتگو ہوئی۔ اور ان لوگوں نے ہمیں دوبارہ آنے کو کہا۔ جب ہم تیسری بار وہاں پہونچے تو اس روز ارد گرد کے پانچ گاؤں کے لوگ جمع تھے۔ صبح دس بجے سے لے کر شام کے تین بجے تک بحث ہوتی رہی۔ بالآخر خدا تعالےٰ کے خاص کرم و احسان کے ساتھ سب سے پہلے اس گاؤں کے چیف نے اپنی بیعت کا اعلان کیا۔ اور اس کے ساتھ بعض احباب نے بھی بیعت کی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں سیرالیون سے ایک لوکل مبلغ کا آنا بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ اور ان کو مختلف دیہات میں تبلیغ کے لئے بھیجا جاتا ہے اور یہ نومبائعین کی تربیت کے لئے بہت مفید ہیں۔

• ایک خاتون کا قبولِ اسلام

مذکورہ بالا گاؤں KPGREA کے قریب ہی ایک گاؤں ہے جس کا نام Small walako ہے خاکسار اس گاؤں بھی گیا۔ وہاں پر حسب دستور گاؤں کے لوگوں کو جمع کر کے لیکچر دیا۔ لیکچر کے اختتام پر ایک معمر عورت جس کو اس علاقہ میں صاحب الہام و کرامات سمجھا جاتا ہے۔ اور اس نے ایک پختہ مسجد بھی اپنے خرچ پر بنوائی ہے نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ دیکھو تقریباً بیس سال کا عرصہ ہوا میں نے تم لوگوں سے ایک خواب کی بناء پر کہا تھا کہ اس زمانہ کا مصلح پیدا ہو چکا ہے۔ اور اس کے منّاد دنیا کے مختلف علاقوں میں پھیل رہے ہیں اور عنقریب وہ لوگ تمہارے پاس بھی پہونچنے والے ہیں۔ لیکن تم نے اس وقت میری بات کو نہ مانا۔ اب دیکھو خدا تعالےٰ نے میری بات کو سچا کر دکھایا اور یہ لوگ خود تمہارے پاس پہونچ گئے ہیں اس کے بعد اس عورت نے کہا کہ میں سب سے پہلے احمدی ہونے کا اعلان کرتی ہوں۔ بلکہ یوں کہنے لگی کہ میں تو آج سے ۲۰ سال پہلے کی احمدی ہوں۔ اس گاؤں میں بھی جماعت قائم ہو چکی ہے الحمد للہ

• عید الفطر

عید الفطر کے موقعہ پر ماؤنٹ بارکلے علاقہ کے لوگوں نے ہمیں عید پڑھانے کے لئے اپنے گاؤں بلایا۔ چنانچہ اس روز اچھی خاصی تعداد میں تقریباً پانچ گاؤں کے لوگوں نے ہمارے پیچھے نماز ادا کی۔ نماز کے بعد کھانا وغیرہ سے فارغ ہو کر احباب پھر ایک جگہ جمع ہو گئے اور مسائل کی بحث ہوئی۔ جو تقریباً ۴ بجے شام تک جاری رہی۔ اس روز بھی ایک شخص نے بیعت کا اعلان کیا

متذکرہ بالا مقامات کے علاوہ منرویا سے قریب ایک گاؤں Gbrange میں چھ افراد حلقہ بگوشِ احمدیت ہو چکے ہیں بقیہ زیر تبلیغ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری مساعی کو کامیاب کرے

• مضامین کی اشاعت

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے دو عدد مضامین یہاں کے کثیر الاشاعت اخبار The Liberian Age میں برائے اشاعت بھجوائے جن میں سے ایک مضمون رمضان کی برکات کے بارہ میں شائع ہوا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس علاقہ میں عیسائیت کی تبلیغ کا بہت زیادہ اثر ہے۔ ایک روز خاکسار یہاں ایک ماہوار رسالہ New Day کے ایڈیٹر کے پاس ایک مضمون لے کر گیا۔ اور اسے شائع کرنے کو کہا وہ کہنے لگی میں اس دفتر سے استعفیٰ دینے کو تیار ہوں۔ لیکن یہ بات کبھی گوارا نہ کروں گی کہ اسلام کی تائید میں کوئی مضمون اپنے اخبار میں شائع ہونے دوں۔ اس واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہاں ہماری مشکلات کس نوعیت کی ہیں۔

• پریس کانفرنس

یہاں پریذیڈنٹ آف لائبیریا ہفتہ میں ایک بار جمعرات کے روز پریس کانفرنس منعقد کرتے ہیں۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے باقاعدگی سے کانفرنس میں شمولیت کی جہاں پر کہ پریس کے دیگر عملہ سے بھی ملاقات کا موقعہ ملتا رہا۔

• کالج میں تقریر

عرصہ زیر رپورٹ میں منرویا کے مشہور ادارہ کالج آف ویسٹ افریقہ میں مذہبی تعلیم کے انچارج پادری نے خاکسار کو اسلام کے بارہ میں تقریر کرنے کے لئے بلایا۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں بتایا کہ خدا تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک دنیا کو کبھی بھی ہدایت کے بغیر نہیں چھوڑا۔ جب ایک نبی یا مصلح اپنا مشن پورا کر کے اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ تو اس کام کو جاری رکھنے کے لئے خدا تعالےٰ دوسرے مصلح کو مبعوث کرتا ہے۔ خاکسار نے بتایا کہ اس اصل کے پیش نظر حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ پیشگوئی کی کہ جب میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا تو اللہ تعالےٰ روح الحق کو تمہارے پاس بھیجے گا جو تم کو تمام صداقت سے آگاہ کرے گا۔ خاکسار نے بتایا کہ یہ روح الحق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ جنہوں نے ہمیں مکمل شریعت عطا کی۔ اور اس طرح سے دنیا پر تمام صداقت پیش کی۔ تقریر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات اور آمد ثانی کا بھی ذکر کیا۔

طلباء نے متعدد سوالات کئے۔ اور ان کی دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ پادری نے کہا کہ ہم کسی وقت دوبارہ مبلغ اسلام کو بلائیں گے۔ اور اس روز صرف سوال و جواب ہوں گے۔ تا ہر ایک طالب علم کو پورا موقعہ دیا جا سکے۔

• سیرالیون کو روانگی

ماہ دسمبر میں سیرالیون کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے خاکسار ایک ہفتہ کے لئے سیرالیون گیا۔ وہاں لائبیریا میں تبلیغ اور ہماری مشکلات کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار کی واپسی پر یہاں کے روزنامہ اخبار The Listener نے ایک خبر کے ذریعہ اس کانفرنس کا ذکر کیا۔

• فوجیوں میں تقریر

عرصہ زیر رپورٹ میں فوجیوں میں تقاریر کا پروگرام بھی جاری رہا۔ جس کے لئے جمعہ کا دن مقرر ہے۔ یہ تقریر بارکلے ٹریننگ سینٹر Barcly Traing Centre میں ہوتی ہے۔ جہاں پر کہ فوجیوں کی بیرکس میں اور اسی مقام پر ان کی فوجی ٹریننگ ہوتی ہے۔ تقریر کے علاوہ ان میں لٹریچر بھی تقسیم کیا جاتا رہا۔

• لٹریچر کی تقسیم

وکالت تبشیر کی طرف سے ارسال کردہ لٹریچر اور اسی طرح دیگر مشنوں کی طرف سے آئے ہوئے اخبارات رسائل و پمفلٹ کو مختلف دفاتر اور گورنمنٹ کے اداروں میں تقسیم کیا گیا۔ ان کے علاوہ بندرگاہ پر آنے والے احباب میں کثیر تعداد میں ریویو آف ریلیجنز۔ مسلم ہیرلڈ۔ دی ٹروتھ۔ الھدیٰ اور البشریٰ کی کاپیاں تقسیم کی گئیں۔

ضروری اطلاع

ہمارے کنڈی (سابق سندھ) کے مخلص احمدی جو ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ تھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے بری ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ جن دوستوں نے دعاؤں سے یا دیگر ذرائع سے مقدمہ میں ان کی مدد فرمائی ان کا دلی طور پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

نعیم احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خیر پور

دار الافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دار الافتاء

سوال

کیا مادہ منویہ ناپاک ہے اگر ناپاک ہے تو پھر جو انسان اس سے پیدا ہو وہ اس پر فضیلت حاصل نہیں کر سکتا جس کی پیدائش میں مرد کا دخل نہیں ہے؟

جواب

یہ ان معنوں میں ناپاک ہے کہ اگر کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو صفائی کے پیش نظر اسے دھونا ضروری ہے تاہم امام شافعیؒ اور بعض اور علماء اسے ان معنوں میں بھی ناپاک نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں کہ کپڑے یا بدن کو دھونا ضروری نہیں۔

باقی رہا یہ سوال کہ انسان کی پیدائش اگر اس طرح کی ناصاف چیز سے ہو تو پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی فضیلت دیگر انبیاء پر ثابت ہوتی ہے درست نہیں کیونکہ اول تو یہ اصول ہی غلط ہے کہ تخلیق میں مادہ کی ساری حالتیں قائم رہتی ہیں۔ دیکھئے یہ مسلم ہے کہ دودھ خون سے بنتا ہے حالانکہ خون ناپاک ہے اور دودھ پاک۔ سبزیاں اور دوسری فصلیں کھاد سے پیدا ہوتی ہیں لیکن کھاد ناپاک ہے اور اس کی آمیزش کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی فصلیں اور پھل پاک ہیں۔ غرض اصول یہ ہے کہ جب ایک چیز اپنی ماہیت بدل لے اور وہ نہ رہے جو پہلے تھی تو اس کے خواص بھی بدل جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں یہ ظاہر ہے کہ بچہ کی پیدائش میں والد اور والدہ دونوں کا حصہ ہوتا ہے بلکہ اس میں ماں کی طرف سے بنیادی جز یعنی بیضہ کے علاوہ اس کی پرورش میں سب کا سب حصہ ماں کا ہی ہوتا ہے کیونکہ ماں کے خون سے ہی اس کی نشو ونما ہوتی ہے۔ اب منی کے پاک یا ناپاک ہونے میں تو پھر بھی اختلاف ہے لیکن خونِ حیض کو تو سارے علماء ناپاک کہتے ہیں۔

پس سوچنے کا مقام ہے کہ اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے کہ بچہ کی تخلیق میں ایسے اثرات قائم رہتے ہیں تو پھر حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی والدہ ہی کے پیٹ میں پرورش پائی تھی اور اس کا خونِ حیض پیا تھا پس وہ کس طرح اس اعتراض سے مبرا ہو سکتے ہیں۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام تو اس قسم کے دونوں اعتراضوں سے بالا ہیں کیونکہ نہ ان کا کوئی باپ ہے اور نہ ماں تو اس لئے آپ کے بیان کردہ اصول کے مطابق حضرت آدمؑ کو مسیح علیہ السلام پر دوگنی فضیلت ہونی چاہیئے۔ کیا عیسائی حضرات اس نتیجہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔

سوال

پیسہ ایک بیٹے کا تھا لیکن اس سے جو جائداد خرید کی گئی وہ والد کے نام لگی کیا اس لڑکے کے حق میں اس جائداد کی وصیت جائز ہے جس کے پیسے سے یہ جائداد خرید کی گئی ہے؟

جواب

جو جائداد والد کے نام ہے اس کی وصیت کسی لڑکے کے حق میں جائز نہیں ہاں اگر یہ واقعہ مبنی بر حقیقت ہے تو والد اپنے اس لڑکے کے حق میں یہ جائداد ہبہ کر سکتا ہے لیکن اس کا قبضہ اپنی زندگی میں اسے دینا ہوگا۔

سوال

ایک شخص مقروض ہونے کی حالت میں مر گیا ہے ترکہ کوئی نہیں۔ اس کا ایک ہی لڑکا ہے۔ کیا قرض خواہ متوفی کے لڑکے سے قرضہ وصول کر سکتے ہیں؟ *

جواب

بشرط استطاعت متوفی کا لڑکا اخلاقی طور پر ذمہ دار ہے کہ وہ اپنے والد کا قرضہ ادا کرے۔ ہاں قانوناً وہ مجبور نہیں ہے۔

عیسائی حضرت مسیحؑ کو "لعنتِ صلیب" کا حامل کہتے ہیں

محترم مولانا ابو العطاء صاحب

عیسائیوں کے رسالہ "مسیحی خادم" گوجرانوالہ کی اشاعت ماہ مئی ۱۹۶۳ء میں عظمتِ صلیب" کے عنوان سے ایک نظم شائع ہوئی ہے اس کے ابتدائی تین شعر یہ ہیں ؎

"ابنِ خدا کی دید ہے صورتِ صلیب کی | فضلِ خدائے پاک ہے کلفت صلیب کی
دردِ صلیب کس قدر ہے باعثِ سکوں | ابنِ خدا سے پوچھئے لذت صلیب کی
ہم عاصیانِ دہر کے فدیہ کے واسطے | حق تھا اٹھائی شوق سے لعنت صلیب کی"

(مسیحی خادم مئی ۶۳ء صفحہ ۲)

آخری شعر خاص طور پر قابلِ توجہ ہے کہ عیسائی لوگ کس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو لعنتِ صلیب کا حامل اور مورد قرار دیتے ہیں عیسائی اپنے گناہوں کے فدیہ کے لئے مسلمانوں کے محبوب اور برگزیدہ نبی کو (معاذ اللہ) ملعون قرار دینے سے ذرا نہیں جھجکتے کیا حکومتِ مغربی پاکستان کی نظر سے ایسے مسیحی رسالے اور اخبارات گزرتے ہیں۔

ایک عاجلانہ قدم

ہفت روزہ قومی دلیر گوجرانوالہ (۲۱ مئی) میں مندرجہ ذیل مراسلہ شائع ہوا ہے:-

"میں آپ کے موقر جریدہ کی وساطت سے عزت مآب صدر مملکت کے حضور میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ قیام پاکستان کے بعد عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں اور وہ مسلمانوں کو متاعِ ایمان کی دولت سے محروم کرنے کی آئے دن ناپاک جسارتیں کرتے ہیں۔

گرامی قدر! ایسے حالات میں جبکہ مسلمان ان عیسائی مشنریوں کی ان حرکات سے پہلے ہی نالاں و پریشان ہیں، حکومتِ مغربی پاکستان نے "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" نامی کتاب ضبط کر کے ایک عاجلانہ قدم اٹھایا ہے کیونکہ مشنریوں کے ہمارے ملک میں لائے ہوئے سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ ایک بہترین اور موثر کتاب ہے جو نصف صدی تک انگریز کی عیسائی حکومت کے دوران ہزاروں لاکھوں تعداد میں چھپ کر فروخت ہوتی رہی اور اب جبکہ پاکستان ایک اسلامی ملک بن چکا ہے ردِّ عیسائیت کے موضوع پر اس قسم کی کتاب کی ضبطی مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کر دینے کے مترادف ہے۔

زیر تبصرہ کتاب کو میں نے خود کئی مرتبہ پڑھا ہے۔ اس میں سوائے اسلام، قرآن اور نبی آخر الزمان کی عظمت اور صداقت کے اظہار کوئی قابلِ اعتراض مواد نہیں ہے بلکہ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر عیسائیوں کی جانب سے لگائے گئے الزامات کو بے بنیاد ثابت کر کے انہیں پاک مطہر وجود دکھانے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔

ان حالات کی روشنی میں میں آپ کی خدمتِ اقدس میں گزارش کرتا ہوں کہ براہ کرم اس کتاب کی ضبطی کے احکامات واپس لینے کے لئے حکومتِ مغربی پاکستان کو ہدایت فرمائی جاوے۔

خاکسار

رانا محمد خورشید مکان نمبر ۱۴ محلہ باغبانپورہ جدید گوجرانوالہ

درخواستِ دعا

میرے بڑے بھائی مظفر احمد صاحب کا امتحان لنڈن میں شروع ہونے والا ہے دعا کے لئے درخواست ہے۔

منور احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی دروازہ لاہور

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب کو ضبط کرنے کے حکم پر بے چینی اور اضطراب کی ہمہ گیر لہر

پاکستان کے طول و عرض میں جماعت احمدیہ کی مختلف تنظیموں کی احتجاجی قراردادیں

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا یہ خصوصی اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے حالیہ حکم دربارہ ضبطی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" مصنفہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (مسیح موعود و مہدی مسعود) کو نہایت غیر منصفانہ اور دل آزار سمجھتا ہے۔ اور اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت کے اس فیصلہ کے خلاف پُر زور احتجاج کرتا ہے۔ کیونکہ

۱۔ ہمارے نزدیک یہ کتاب ایک مامور من اللہ کی تصنیف ہے۔ اور اس کی ضبطی کا حکم دینا مداخلت دین پر مبنی ہے۔

۲۔ یہ کتاب آج سے چھیاسٹھ سال قبل ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی۔ اس کے بعد تقریباً سات ایڈیشن اردو اور انگریزی میں شائع ہوئے اور ہزاروں کی تعداد میں دنیا کے مختلف کناروں میں پھیل چکی ہے۔

۳۔ ہندوستان کی عیسائی حکومت کے پچاس سالہ دور میں یہ کتاب تین دفعہ شائع ہو گئی لیکن عیسائی حکومت نے جن کے مذہب کے بارہ میں یہ کتاب لکھی گئی تھی۔ اسکو قابل اعتراض نہ سمجھا اور نہ ہی دنیا کے کسی اور عیسائی ملک میں جہاں پر بھی اس کتاب کی اشاعت ہوئی اسے قابل اعتراض سمجھا گیا۔ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ پاکستان کی اسلامی حکومت میں اس کتاب کو جو اسلام کی حمایت میں لکھی گئی تھی۔ قابل ضبطی قرار دیا ہے۔

ہٰذا مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں جماعت احمدیہ راولپنڈی کا یہ اجلاس خصوصی باتفاق رائے حکومت مغربی پاکستان سے پُر زور اپیل کرتا ہے۔ کہ اس غیر منصفانہ اور غیر ضروری اور غیر دانشمندانہ فیصلہ کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔

(امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین کالج

حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کتاب کے متعلق ہم حکومت پاکستان سے پُر زور اپیل کرتے ہیں کہ کتاب مذکور کی ضبطی کے حکم کو فوراً منسوخ کیا جاوے۔

ممبران جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین کالج

مجلس خدام الاحمدیہ چاہ کریم دین والہ

ہم خدام الاحمدیہ چاہ کریم دین والہ کو انتہائی رنج اور افسوس ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے یہ کتاب اب سے ۶۵ سال قبل شائع ہوئی تھی۔ ایک اسلامی حکومت کا اس کتاب کو ضبط کرنا درحقیقت عیسائیت کو اسلام پر حملے کرنے کا موقعہ بہم پہنچانا ہے۔ ایسی بے نظیر کتاب کبھی بھی ضبط نہیں ہونی چاہیئے۔ ہم خدام الاحمدیہ بذریعہ گذارش کرتے ہیں کہ ضبطی کے حکم کو منسوخ قرار دیا جائے۔

ہم ہیں خدام الاحمدیہ چاہ کریم دین والہ
تحصیل و ضلع ملتان

جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۳۰ ٹی۔ ڈی۔ اے لیہ ضلع مظفر گڑھ

یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے جس کی رو سے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط قرار دیا گیا ہے موجودہ دور میں جبکہ پاکستان میں بعض معزز مسلم گھرانوں میں عیسائیت داخل ہو چکی ہے۔ حکومت کا یہ اقدام عدم تدبر پر مبنی ہے انفرادی اور احتجاجی حیثیت سے حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ شہریوں اور دیہاتیوں کے اس حق کو تسلیم کرے کہ وہ مسلمانوں کو اسلام میں پختہ کریں اور عیسائیوں کو دین اسلام کی دعوت دیں۔ کوئی ایسا حکم جس کا نتیجہ مسلمانوں کو اسلام کی فضیلت کے دلائل سے بے خبر رکھنا اور عیسائیت کو اپنے عقائد کی زمرہ حیثیت سے رجوع کرنے سے روکنا ہو پاکستان کے کسی شہری یا دیہاتی کے نزدیک مستحسن فعل قرار نہیں دیا جا سکتا۔

حکومت سے پُر زور استدعا کی جاتی ہے کہ وہ اس حکم کی منسوخی کے احکام بلا توقف جاری کرکے اس اضطراب کی لہر کو روک دے جو دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۳۰

جماعت احمدیہ چک ۲۲ براستہ اوکاڑہ

یہ خبر اخبارات میں پڑھ کر کہ حکومت مغربی پاکستان نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" بحق سرکار ضبط کر لی ہے۔ حالانکہ یہ وہ کتاب ہے جو حکومت برطانیہ کے عہد حکومت میں پہلی مرتبہ ۲۲ جون ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ مسیحی حکومت نے مذکورہ کتاب کو قابل اعتراض اور فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والی قرار نہ دیا مسیحی پادریوں نے اس کے خلاف احتجاج نہ کیا اب جبکہ اس کتاب کو شائع ہوئے ۶۶ سال ہو چکے ہیں یہ کتاب چھٹی مرتبہ شائع ہوئی ہے۔ تو پاکستان کی مسلم حکومت نے اس کو ضبط کر لیا ہے۔ مقام حیرت ہے۔ ایسی کتاب جو اسلام کی شان کو بلند کرنے والی ہے حکومت مغربی پاکستان نے کس بناء پر ضبط کیا ہے۔ حکومت مغربی پاکستان کا یہ فیصلہ غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ ہے۔

ہمیں امید کامل ہے کہ آپ ہماری درخواست پر غور فرما کر فوری طور پر مذکورہ کتاب کو بحال کرنے کا فیصلہ فرمائیں گے۔

جماعت احمدیہ حافظ آباد

یہ اجتماع حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" کو حکومت مغربی پاکستان کے ضبط کرنے کے اقدام پر سخت احتجاج اور اضطراب کا اظہار کرتا ہے اور حکومت کے اس فعل کو غیر ضروری غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ قرار دیتا ہے۔ جبکہ آج سے تقریباً ۶۵ سال قبل یہ کتاب شائع ہوئی اور اس کے بعد اس کے کئی ایڈیشن چھپ کر دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے۔ ہزاروں اور لاکھوں افراد نے اسے پڑھا یہ کتاب ایک عیسائی کے سوالات کے جوابات میں لکھی گئی اور عیسائی دور حکومت میں لکھی گئی۔ مگر عیسائی حکومت نے اس کو ضبط نہیں کیا۔ اسلامی حکومت (حکومت پاکستان) کا یہ اقدام سخت حیران کن اور افسوس ناک ہے۔ التماس ہے کہ حکومت پاکستان ضبطی کا حکم واپس لے جس سے لاکھوں احمدیوں کے دل مجروح ہوئے ہیں۔

(امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد)

جماعت احمدیہ چک ۱ پی ضلع رحیم یار خان

جماعت احمدیہ چک ۱ پی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور حکومت پاکستان کے جملہ حکام کو توجہ دلاتی ہے کہ کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کی ضبطی کے حکم کو فوراً منسوخ فرمایا جاوے۔

امیر جماعت احمدیہ چک ۱ پی
— ضلع رحیم یار خان —

مجلس انصار اللہ جہلم

مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ جہلم کا یہ اہم اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام پر احتجاج اور نہایت دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے کہ حکومت نے بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔ یہ اقدام جماعت احمدیہ کو جو پابند قانون۔ امن پسند۔ بین الاقوامی طور پر اسلام کی اشاعت کے لئے کوشاں ہے کے مذہبی حقوق میں دخل اندازی کے مترادف اور صریحاً بے انصافی پر مبنی ہے۔

کتاب کی ضبطی سے دنیا بھر کے احمدیوں کے دلوں میں بے حد بیقراری اور بے چینی پیدا ہو گئی ہے ہٰذا مجلس انصار اللہ جہلم کا یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام پر احتجاج بلند کرتے ہوئے کتاب مذکور کے ضبطی کے حکم کو منسوخ کرنے کا پر زور مطالبہ کرتا ہے۔

ہم ہیں ممبران مجلس انصار اللہ جہلم

جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور

مورخہ ۱۲ مئی ۶۳ء بروز جمعہ جماعت احمدیہ ہڈیارہ کا اجلاس عام مسجد احمدیہ ہڈیارہ میں منعقد ہوا۔ جس میں قرار پایا کہ جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش کی جاوے کہ کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کا حکم واپس لیا جائے۔ اس کو ضبط کرنے سے ہمارے دل بری طرح مجروح ہوئے ہیں۔ کیونکہ ہم مصنف کو مامور من اللہ اور واجب التکریم وجود تسلیم کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم پر زور احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس ناواجب حکم کو واپس لے کر ہم امن پسند اور حکومت کے فرمانبردار شہریوں کو شکریہ کا موقع دیں۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موضع ہڈیارہ ضلع لاہور)

جماعت احمدیہ چک ۱۲۳ ضلع رحیم یار خان

جماعت احمدیہ چک ۱۲۳ این پی نے حکومت کی طرف سے اس کتاب کی ضبطی پر سخت احتجاج کرتی ہے۔ اس سے جماعت احمدیہ کے دل مجروح ہوئے ہیں۔ ہم حکام بالا کی خدمت میں اپیل کرتے ہیں کہ کتاب مذکور کی ضبطی کو منسوخ کیا جاوے۔

سیکرٹری مال چک ۱۲۳ ضلع رحیم یار خان

لجنہ اماء اللہ رحیم یار خاں

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس کی رُو سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی گئی، شدید احتجاج کرتی ہیں۔ اس حکم کے ذریعہ سے ایک امن پسند جماعت کے بانی کی شدید توہین کی گئی ہے۔ ہمیں حیرت ہے کہ جب یہ کتاب لکھی گئی، اس وقت کی انگریزی حکومت نے اس کے خلاف کارروائی کرنا ضروری نہ سمجھا۔ اور اب ۶۶ سال کے بعد یکایک اس میں منافرت پھیلانے والا مواد نکل آیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جب اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف ایسی ایسی دلآزار کتابیں عیسائی پادریوں کی طرف سے شائع ہو رہی تھیں کہ درد مند مسلمانوں کے سینے چھلنی ہو رہے تھے۔ اور عیسائی پادریوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں اور بہتان تراشیوں سے متاثر ہو کر مسلمان گھرانے اس کثرت سے دینِ مسیحی قبول کر رہے تھے۔ ہر باغیرت مسلمان کی آنکھیں با دیدۂ حسرت آسمان کی طرف لگی ہوئی تھیں کہ اب اسلام کا کیا بنے گا۔ عین اس وقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام اسلام کے دفاع کے لئے سینہ سپر ہو کر میدان میں نکلے۔ انہی حالات میں خود ایک عیسائی کے سوالات کے جواب میں یہ کتاب شائع ہوئی۔ ایسی کتاب پر پابندی لگانا اسلام کی عظیم الشان اشاعتی مہم میں روڑے اٹکانے کا موجب ہے۔

ہم اسلام اور انصاف کے نام پر صدر پاکستان کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ اس معاملہ میں دخل دے کر اس ضبطی کو منسوخ فرمائیں۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ رحیم یار خاں

مجلس انصار اللہ شیخوپورہ

مجلس انصار اللہ شیخوپورہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومتِ مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ جماعت احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے متعلق ہے شدید احتجاج کرتا اور دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ حکومتِ وقت کی وفادار اور پُر امن جماعت ہے اور ہمیشہ قانون کا احترام کرتی ہے۔ حکومتِ مغربی پاکستان نے اس حکم کے ذریعہ ایسی وفادار جماعت کو شدید اذیت پہنچائی ہے۔ یہ کتاب ۶۶ سال قبل لکھی گئی۔ اس کے کئی ایڈیشن مختلف وقتوں میں چھپے اور مختلف ممالک میں پھیلے مگر آج تک نہ عیسائی حکومت نے اور نہ ہی کسی اور حکومت نے اسے قانون کے خلاف اور کشیدگی پیدا کرنے والی قرار دیا اور نہ ہی اس قسم کی کوئی کبھی شکایت پیدا ہوئی۔ نہایت حسرت اور افسوس ہے کہ آج اسلامی حکومت ایسی کتاب کو جو کہ اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور عظمت کے لئے لکھی گئی اسے ضبط کر رہی ہے۔

ضبطی کا یہ حکم سراسر غیر منصفانہ، بے جا اور بے موقعہ ہے جس سے دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے لاکھوں احمدیوں کے دلوں کو مجروح کیا گیا اور انہیں پریشان کیا گیا ہے۔

پس ہم ممبران مجلس انصار اللہ شیخوپورہ اس حکم کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے حکومت مغربی پاکستان اور صدر مملکت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ انصاف کیا جائے اور اس حکم کو منسوخ کر کے ہماری پریشانی کو دور کیا جائے۔

ممبران مجلس انصار اللہ شیخوپورہ

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان چھاؤنی

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے ضبط کئے جانے کی خبر پڑھ کر بہت صدمہ ہوا اور ابھی تک ہمارے ذہن یہ سمجھ نہیں سکے کہ آخر ہماری نہایت دانشمند اور منصف مزاج حکومت نے یہ غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ حکم کیسے جاری کر دیا ہے۔ اپنے مجروح دلوں کی حقیقت اور جذبات و احساسات کا اظہار ہم اپنے قابل قدر صدر مملکت پاکستان اور گورنر مغربی پاکستان کی خدمت میں کر رہے ہیں۔

ہم نہایت ہی امن پسند جماعت کے افراد ہیں۔ لہٰذا مؤدبانہ درخواست ہے کہ یہ حکم جو کہ ہمارے مذہبی معاملات میں ناروا مداخلت سے کم نہیں ہے، اور اس کے مقدس بانی کی توہین کرنے کے مترادف ہے کو فوری طور پر واپس لے کر ہمارے جیسی پُر امن رعایا کے جذبات و احساسات کو جو ٹھیس پہنچی ہے۔ اس کی تلافی کی جائے۔ ہم آپ کی فوری توجہ کے منتظر ہیں۔

قائمقام قائد مجلس خدام الاحمدیہ
۴۴ کیمرج روڈ ملتان چھاؤنی

جماعت احمدیہ گنج مغل پورہ لاہور

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے عیسائیت کے بالمقابل اسلام کے دفاع اور اس کی تائید میں بے شمار کتب تصنیف فرمائیں۔ ان عظیم الشان کتابوں میں سے ایک کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" بھی ہے۔ جسے حکومت مغربی پاکستان نے ضبط کرنے کا حکم دیا ہے۔ حکومت کا یہ اقدام نہایت غیر منصفانہ، ناجائز اور نامناسب ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے عیسائیت کے اندر نو فروغ میں مدد ملتی ہے۔ اور اشاعت اسلام کی راہ میں روک واقع ہوتی ہے۔

لہٰذا ہم جماعت احمدیہ گنج مغل پورہ لاہور کے افراد حکومتِ مغربی پاکستان سے پُر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے حکم کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔

صدر جماعت احمدیہ حلقہ گنج مغلپورہ لاہور

جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا

ہم کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے خلاف پُر زور احتجاج کرتے ہیں۔ ہم حکومت کے اس اقدام کو نہیں سمجھ سکتے کہ آج جبکہ اسلامی حکومت ہے اور پاکستان کا ہر شہری مذہبی لحاظ سے آزاد ہے۔ اس کتاب کی ضبطی کی کیونکر ضرورت پیش آئی۔ جبکہ خود انگریزوں کی پچاس سالہ حکومت کے دوران اس کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ اور اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ جو پاکستان کے علاوہ غیر ممالک میں موجود ہیں اور یہ کتاب عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے بے حد مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس حکم کو واپس لیا جائے۔ ممبران جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔

مجلس انصار اللہ سیالکوٹ شہر

ہم ممبران انصار اللہ حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کیا گیا ہے سخت احتجاج کرتے ہیں۔ یہ حکم سراسر غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ ہے، اور ہمارے جذبات کو سخت مجروح کیا گیا ہے۔ یہ کتاب آج سے قریباً ۶۵ سال قبل شائع ہوا۔ اور انگریزی عہد میں کئی بار چھپا اور کبھی اس کو قابلِ ضبطی نہ گردانا گیا۔ لیکن اب جبکہ ملک میں اسلامی حکومت قائم ہے اس کو ضبط کرنا سخت حیرانگی کا موجب ہے۔ یہ کتاب اسلام کے دفاع میں تحریر کی گئی اور عیسائیت کے مقابل اسلام کے دفاع میں ایک زبردست ہتھیار ثابت ہو چکی ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہ حکم بعض عناصر کی پیدا کردہ غلط فہمی کی بناء پر جاری کیا گیا۔

ہم صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اور جناب ملک امیر محمد خاں گورنر مغربی پاکستان سے پُر زور اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس حکم کو جلد واپس لینے کے احکام صادر فرمائیں۔

زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ شہر سیالکوٹ

جماعت احمدیہ کھوکھر سٹیٹ

جماعت احمدیہ کھوکھر سٹیٹ کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے حکم سے حضرت مرزا صاحب بانیٔ جماعت احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کو انتہائی دکھ و رنج کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یہ کتاب سات دفعہ شائع ہو چکی ہے اور ہر مذہب و ملت کے حکام کے مطالعہ میں آچکی ہے مگر کبھی کوئی اعتراض آج تک نہیں کیا گیا۔ اب جبکہ عیسائیت کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ ایسے نازک دور میں ایسی بے ضرر اور انتہائی ہمدردانہ جذبات کے ساتھ عیسائیت کے جواب میں لکھی ہوئی کتاب ضبط کیا جانا ایک اسلامی دورِ حکومت میں انتہائی تشویش ناک اور ناقابل فہم اقدام ہے۔ ہم سب ممبران جماعت احمدیہ نہایت دکھے ہوئے دلوں کے ساتھ مؤدبانہ طور پر استدعا کرتے ہیں کہ اس غیر منصفانہ حکم کو واپس لیا جائے۔

ممبران جماعت احمدیہ کھوکھر اسٹیٹ

جماعت احمدیہ چاہ کریم دین والا

ہم اس امر پر انتہائی افسوس کرتے ہیں کہ حکومت مغربی پاکستان نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے یہ کتاب تقریباً ۶۶ سال قبل تصنیف ہوئی تھی جس میں اسلام کی فضیلت ثابت کی گئی ہے جبکہ عیسائیت اس وقت اسلام پر حملہ کر رہی ہے۔ اسلام کے دفاع کے نقطہ نظر سے کتاب مذکور کی تو کثرت سے اشاعت ہونی چاہیئے نہ یہ کہ اسے ضبط کر لیا جائے۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ چاہ کریم دین والا التماس کرتے ہیں کہ جلد از جلد اس کتاب پر سے ضبطی کی پابندی اٹھالی جائے۔

ممبران جماعت احمدیہ چاہ کریم دین والا

مجلس انصار اللہ بستی مندال ضلع ڈیرہ غازیخاں

ہماری مجلس انصار اللہ کو اس بات سے بہت تکلیف پہنچی ہے کہ ہمارے امام مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" حکومت مغربی پاکستان نے ضبط کر لی ہے کتاب میں کوئی دل آزار بات نہیں ہے ملتمس ہیں کہ ہماری کتاب کی ضبطی کا حکم منسوخ کیا جائے۔

زعیم مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ
بستی مندال ضلع ڈیرہ غازیخاں

جماعت احمدیہ بستی شادی چک ۲۰ پی/۱۰ آر

ضلع رحیم یار خان

ہم ممبران جماعت احمدیہ بستی شادی چک ۲۰ پی/۱۰ آر تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم پر شدید رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں جس کی رو سے اس نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔ ۱۸۹۷ء سے (تاریخ اشاعت ہذا) لے کر ۱۹۴۷ء تک اپنے پچاس سالہ دور حکومت میں عیسائی حکومت نے جس کے عقائد کے خلاف یہ کتاب لکھی گئی تھی کوئی کاروائی نہیں کی اور نہ ہی اس کتاب کو منافرت پھیلانے والی تصور کیا لیکن آج ایک مسلمان کہلانے والی حکومت نے اسے ضبط کر کے کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ بلکہ در پردہ اس سے عیسائیوں کے ہاتھ اور زیادہ مضبوط ہوئے ہیں آج ایسے لٹریچر کی شدید ضرورت تھی

لہٰذا ہم ممبران جماعت احمدیہ بستی شادی چک ۲۰ پی/۱۰ آر حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس غیر منصفانہ فیصلہ کو منسوخ کر کے اچھی مثال قائم کرے اور اسلام دوستی کا ثبوت دے

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بستی شادی
چک ۲۰ پی/۱۰ آر ۔ ضلع رحیم یار خان

ناظمین مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

ناظمین مجلس خدام الاحمدیہ کا یہ اجلاس حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی منجانب حکومت مغربی پاکستان پر دلی غم کا شدید اظہار کرتا ہے حکومت کا یہ اقدام سراسر غلط ہے افسوس ہے کہ اسلامی حکومت نے یہ قدم اٹھایا جب کہ عیسائی حکومت نے جس کے دور میں آج سے ۶۵ سال قبل یہ کتاب لکھی اور شائع کی گئی کوئی کاروائی نہیں کی اس لئے کہ اسے اس کتاب میں کوئی ایسا جواز نہ ملا کیونکہ یہ سائل کے سوالوں کا جواب تھی۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان اپنے اس حکم کو واپس لے کر لاکھوں احمدیوں کے بے چین اور مضطرب دلوں کو تسکین پہنچائیں۔

(ناظمین مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

جماعت احمدیہ گوکھووال چک ۲۷۶

ضلع لائل پور

ہم ممبران جماعت احمدیہ گوکھووال چک ۲۷۶ ضلع لائلپور اپنے محبوب قائد و صدر مملکت پاکستان عالی جناب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی خدمت میں استدعا کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" حکومت مغربی پاکستان نے ضبط کر کے ہمارے دلوں کو سخت مجروح کیا ہے اور یہ حکم ساری جماعت کے اندر اضطراب اور صدمہ پیدا کرنے کا موجب ہوا ہے جماعت کا کوئی فرد ایسا نہیں جس پر اس غم اور صدمہ کا اثر نہ ہو۔

حکومت مغربی پاکستان کا یہ حکم سراسر ناجائز اور غیر منصفانہ ہے کیونکہ گذشتہ پون صدی میں کتاب مذکور کے کسی فقرہ یا کسی لفظ کو کسی موقعہ پر بھی دل آزار نہیں کہا گیا خود عیسائی گورنمنٹ کے زمانہ میں بھی اس کتاب کے کسی حصہ کو دل آزار اور منافرت پیدا کرنے والا نہیں کہا گیا۔

یہ کتاب بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی صداقت ثابت کرنے کے لئے لکھی گئی۔ تعجب ہے کہ ایک اسلامی مملکت ایسی کتاب کو ضبط کر رہی ہے جس میں دیگر مذاہب بالخصوص عیسائیت کے مقابل اسلام اور بانی اسلام علیہ السلام کی خوبیاں اور فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

ہم حکومت سے پر زور احتجاج کرتے ہیں کہ جلد از جلد کتاب کی ضبطی کا حکم منسوخ فرمایا جائے

محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
گوکھووال چک ۲۷۶ ضلع لائل پور۔

جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱ ایل

ہماری جماعت حکومت کے اس حکم پر انتہائی حیرت تعجب اور گہرے رنج و افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ یہ کتاب اسلام سے برگشتہ اور مرتد ہونے والے ایک عیسائی پادری سراج الدین کے چار سوالوں کے جواب میں اسلام۔ قرآن مجید اور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت اور برتری ثابت کرنے کے لئے ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو شائع ہوئی۔ اور آج ۶۵ برس بعد اس کی ضبطی کے احکام ایک اسلامی حکومت نے جاری کئے جب کہ اب پھر عیسائیت اسلام پر حملہ آور ہے ایسی کتاب کی اشاعت پر پابندی جس میں اسلام کے متعلق زبردست دلائل ہوں اور عیسائیوں کے سوالات کے جواب ہوں اس موجودہ صورت حال میں نہ صرف اسلام کے لئے نقصان دہ بلکہ عیسائیت کے لئے فروغ کا باعث ہوگا لہٰذا ہم ممبران جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱ ایل ضلع منٹگمری ارباب حکومت سے پر زور اپیل کرتے ہیں کہ وہ عیسائیت کے جارحانہ حملہ کے دفاع کے جوابی مفید لٹریچر کی ضبطی کے احکام کو واپس لے کر عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرے۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱ ایل
ضلع منٹگمری۔

لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی

ممبرات لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی حکومت مغربی پاکستان سے پر زور اپیل کرتی ہیں کہ اس غیر منصفانہ اور ناواجب حکم کو منسوخ کرنے کی ہدایت فرمائے تاکہ ہمارے دلی جذبات کو جو مجروح کیا گیا ہے اس کی تلافی ہو سکے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی)

لجنہ اماء اللہ قصور

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ قصور ضلع لاہور صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اور گورنر مغربی پاکستان ہوم سکرٹری کی خدمت میں درخواست کرتی ہیں کہ حکومت مغربی پاکستان کے اس غلط اور غیر منصفانہ اور ناواجب حکم کے منسوخ کرنے کی ہدایت فرمادیں۔ اور ہمارے دلی جذبات کو جو مجروح کیا گیا ہے اس کی تلافی فرمائی جائے

پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ قصور

جماعت احمدیہ محوکہ تحصیل خوشاب

یہ حکم ایک امن پسند جماعت کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا موجب ہوا ہے

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محوکہ

جماعت احمدیہ چک ۹۱ الف محمود آباد

ضلع ملتان

ہم "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کی خبر پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور حکومت کے اس اقدام کو نہایت ہی غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ قرار دیتے ہیں

ہم جماعت احمدیہ چک ۹۱/ ۱۰R محمود آباد ضلع ملتان حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کی ضبطی کے حکم کو منسوخ کیا جائے

پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ چک نمبر ۹۱/۱۰R
محمود آباد۔ ضلع ملتان۔

مجلس انصار اللہ بستی سرانی

ضلع ڈیرہ غازی خاں

"سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکومت نے ضبط کر کے لاکھوں احمدیوں کے دلوں کو دکھ درد پہنچایا ہے یہ کتاب ایک وفادار اور تبلیغی جماعت کے امام کی ہے جس میں کسی کی دل آزاری ہرگز نہیں ہے۔ کسی غلط فہمی کی وجہ سے ضبط کے احکام صادر کئے گئے ہیں براہ کرم کتاب کی اشاعت کو بحال کرنے کا حکم صادر فرمائیں۔

زعیم مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ
سرانی ضلع ڈیرہ غازی خان

جماعت احمدیہ پیر ودغربی ضلع ڈیرہ غازیخان

جماعت احمدیہ پیر ودغربی ضلع ڈیرہ غازیخان کا خصوصی اجلاس منعقدہ ۱۷ مئی ۶۳ء گورنمنٹ مغربی پاکستان کے اس اقدام پر جو اس نے ہمارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے متعلق فرمایا۔ پرزور احتجاج کرتا ہے اور مودبانہ طور پر گزارش کرتا ہے کہ حکومت اپنے اس حکم کو فوراً منسوخ فرما کر ہمارے زخمی دلوں پر مرہم لگائے اور اس طرح ایک امن پسند جماعت کی دعائیں لے یہ کتاب جو ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی تھی پچاس سال تک برابر برطانوی عیسائی حکومت میں متعدد مرتبہ شائع ہوتی رہی اس طرح قبل ازیں گورنمنٹ عالیہ پاکستان کے عہد میں بھی شائع ہوئی لیکن اسے قابل اعتراض نہیں سمجھا گیا۔

اب ایسے موقع پر جب کہ عیسائیت کا سیلاب ہر گھر تک پہنچ چکا ہے ایسی علمی کتاب کو ضبط کرنا اسلام کے حق میں کوئی مفید قدم نہیں بلکہ عیسائیت کو فروغ دینے کے مترادف ہے لہٰذا نہایت ادب سے درخواست ہے کہ اس حکم کو منسوخ کر کے اس ناانصافی کا سدباب فرمایا جائے۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ پیر ودغربی

مجلس انصار اللہ ڈیرہ غازیخان

اجلاس ہذا حکومت مغربی پاکستان کے اعلان بابت ضبطی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے دلی اضطراب اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے حکومت مغربی پاکستان کا یہ اقدام سراسر غیر دانشمندانہ و غیر منصفانہ ہے

جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے حضرت بانئے سلسلہ کے قلم سے لکھا ہوا ایک ایک لفظ مقدس ہے اور انتہائی عزت و احترام کا مستحق ہے لہٰذا حکومت کی طرف سے جماعت احمدیہ جیسی پر امن اور حکومت کا احترام کرنے والی جماعت پر اپنے امام کے لٹریچر کے پڑھنے پر پابندی لگانے سے ہمارے مذہبی جذبات ازحد مجروح ہوئے ہیں۔

لہٰذا ہم ممبران مجلس انصار اللہ ڈیرہ غازیخان پرزور احتجاج کرتے ہوئے مؤدبانہ اور مخلصانہ درخواست ہے کہ مندرجہ بالا حکم ضبطی کو فوراً واپس لے کر اس بے انصافی کا تدارک کیا جائے جس نے مذہباً حکومت کی وفادار اور امن پسند جماعت میں شدید اضطراب اور بے چینی پیدا کر دی ہے

زعیم مجلس انصار اللہ ڈیرہ غازیخان۔

جماعت احمدیہ شیخ طیب ضلع منٹگمری

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو حکومت کا ضبط کرنا مذہبی معاملات میں مداخلت ہے اور اس سے اسلام کی تبلیغ کو نقصان پہنچے گا لہٰذا استدعا ہے کہ یہ حکم واپس لیا جائے

(ممبران جماعت احمدیہ شیخ طیب)

جماعت احمدیہ چک ۶۷

ضلع رحیم یار خاں

مودبانہ عرض ہے کہ حکومتِ مغربی پاکستان نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح الموعود علیہ السلام کی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کو ضبط کر کے افراد جماعت احمدیہ کے احساسات کو سخت مجروح کیا ہے۔ اس سے ہمارے دل کو بہت رنج اور قلق ہوا ہے۔ ہماری عرض ہے کہ مہربانی فرما کر اس کتاب کی ضبطی کا حکم منسوخ فرما کر مشکور فرماویں۔

ممبران جماعت احمدیہ چک ۶۷
ضلع رحیم یار خاں

جماعت احمدیہ رجانہ منڈی

حکومت نے بلا سوچے سمجھے حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح الموعود علیہ السلام کی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کو ضبط کر لیا ہے جس سے ہماری جماعت کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اور ہمارے دلوں کو بہت تکلیف ہوئی ہے۔ کارپردازان حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ اس کتاب کی ضبطی کے حکم کو منسوخ کر دے۔ اسلام کی برتری کے لئے یہ ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتابیں جو اسلام کی صداقت اور حضرت نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت قائم کرنے کے لئے تحریر کی گئی ہیں۔ ان پر کسی قسم کی پابندی نہ لگائی جائے۔

(ممبران جماعت احمدیہ رجانہ منڈی)

مجلس خدام الاحمدیہ

حلقہ اسلامیہ پارک لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے سلسلہ احمدیہ کے مقدس بانی (حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) کی لطیف تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی سے متعلق حکم پر انتہائی تکلیف اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے حکومت کے اس اقدام کی پُرزور مذمت کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ کسی پُرامن مذہبی جماعت کی اس سے بڑھ کر دل آزاری اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ اس کا لٹریچر ضبط کیا جائے جو اسلام کے دفاع میں تیار کیا گیا۔

حکومت نے ایک خطرناک نظیر قائم کی ہے جس سے بانیان مذاہب کی کتب سے امن اٹھ جائے گا۔

لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے پُرزور درخواست کرتا ہے وہ وقت ضائع کئے بغیر معاملہ پر نظرِ ثانی کر کے اس غلط حکم کو واپس لے۔

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور

لجنہ اماء اللہ چک ۱۳۸ ج۔ب سرشمیر روڈ

کتاب مذکور عیسائیت کے رد اور اسلام کے دفاع کے لئے ۶۶ سال قبل شائع کی گئی تھی اور متواتر اس کی اشاعت اسلامی اور عیسائی ملکوں میں ہوتی رہی لیکن کسی حکومت نے اس کتاب کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا اسلئے اب ایک اسلامی حکومت کا اس کتاب کو ضبط کرنا حیران کن ہے اس لئے ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ حکومت سے پُرزور اپیل کرتی ہیں کہ اس ناواجب اور حیران کن فیصلہ کو منسوخ فرمایا جائے۔

ہم ہیں ممبرات لجنہ اماء اللہ چک ۱۳۸ ج۔ب سرشمیر روڈ تحصیل و ضلع لائل پور

جماعت احمدیہ انور آباد

ضلع لاڑکانہ

یہ غیر معمولی اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام پر احتجاج اور اضطراب کا اظہار کرتا ہے کہ اس نے بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔ کتاب مذکور آج سے تقریباً ۶۵ سال قبل شائع ہوئی اور ایک شخص سراج الدین نامی کے سوالات کا جواب دیا گیا جو اسلام سے مرتد ہو کر اسلام پر گمراہ کن اعتراضات کرتا تھا وہ اس کے کئی ایڈیشن چھپ کر اکنافِ عالم میں پہنچ چکے ہیں اور آج تک اس کے خلاف کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی اور انگریزوں کی عیسائی حکومت کے عہد میں بھی یہ کتاب قانون کے خلاف شمار نہیں کی گئی۔ اس لئے حکومت کا کتاب مذکور کو ضبط کرنا سراسر ناانصافانہ فعل ہے اور جماعتِ احمدیہ کے مذہبی حقوق میں مداخلت ہے اور صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے تمام احمدیوں کے دلوں میں اضطراب اور بے چینی پیدا کرنے والا ہے۔

جماعتِ احمدیہ انور آباد کا یہ اجلاس حکومت کے مذکورہ اقدام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ کتاب مذکور کی ضبطی کا حکم منسوخ کیا جائے۔

مجلس انصار اللہ ننکانہ صاحب

مجلس انصار اللہ ننکانہ صاحب کے جملہ ممبران حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کو نہایت رنج و غم سے دیکھتے ہیں جس کے تحت حکومت پاکستان نے ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مہدی مسعود و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کی ضبطی کا حکم دیا ہے اس سے احمدی مسلمانوں کے جذبات شدید طور پر مجروح ہوئے ہیں۔

یہ کتاب سراسر دفاعی نظریہ سے لکھی گئی تھی جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اس میں ایک اشد ترین مخالفِ اسلام عیسائی کے سوالات کے جوابات ہیں یہ سوالات درحقیقت اسلام و حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اور ہماری مقدس کتاب قرآن پاک پر جارحانہ اعتراضات کے مظہر تھے جن کا جواب دینا ہر غیور مسلمان کا فرض تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کتاب لکھ کر اسلامیانِ عالم کے جذبات کی صحیح ترجمانی فرمائی۔

اس لئے یہ اجلاس حکومتِ پاکستان سے بصد احترام اپیل کرتا ہے کہ اس فیصلہ پر نظرِ ثانی فرما کر نہ صرف پاکستان بلکہ روئے زمین کے احمدی مسلمانان جو کہ ایک غیر سیاسی پُرامن اور مذہبی جماعت ہیں اور جن کا مقصد دنیا بھر میں پُرامن طریقوں سے اسلام اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے کے مجروح دلوں کی دلداری کی جاوے۔

ممبران مجلس انصار اللہ ننکانہ صاحب
ضلع شیخوپورہ

تعلیم الاسلام مڈل سکول گھٹیالیاں

تعلیم الاسلام مڈل سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" کی ضبطی پر انتہائی غم و غصہ اور اضطراب کا اظہار کرتا ہے اور حکومتِ مغربی پاکستان کے اس فیصلہ کو سراسر غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ قرار دیتا ہے اور حکومت سے درخواست کرتا ہے کہ اس فیصلہ کو جتنی جلدی ممکن ہو سکے واپس لے لے۔

اوّل اس لئے کہ یہ کتاب ایک مرتد مسلمان کے اسلام پر اعتراضات کے جواب میں لکھی گئی تھی جس نے اس کے خلاف کوئی آواز بلند نہ کی تھی۔

دوم:۔ اس کتاب کو ضبط کرنے سے حمایت اسلام میں لکھے گئے جوابات تو ضبط ہو گئے ہیں مگر عیسائی معترضین کے اسلام کے خلاف اعتراضات پر کوئی پابندی عائد نہیں آتی۔

سوم:۔ یہ کتاب ابتداءً انجمن حمایت اسلام لاہور کے ایک خصوصی اجلاس میں پڑھی گئی تھی اور مسلم عمائدین نے اس کتاب کو عیسائیت کے خلاف حمایت اسلام کے سلسلہ میں ایک اہم تصنیف قرار دیا تھا۔

(نوائے وقت یکم دسمبر ۱۹۶۰ء)

چہارم:۔ یہ کتاب انگریز کے عیسائی دور عہد میں زیور طباعت سے آراستہ ہوئی تھی مگر اس نے اس کتاب کو قابلِ ضبطی نہ سمجھا تھا حالانکہ اس کے مصنف کو مذہبی بغض کی وجہ سے پولیس کی کڑی نگرانی میں بھی رکھا گیا تھا۔ (سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۴ء)

پنجم:۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۸۹۷ء میں چھپی تھی اور اب تک اردو اور انگریزی میں اس کے سات ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ مگر اس کی بناء پر آج تک ایک دفعہ بھی کسی جگہ فرقہ وارانہ فساد نہیں ہوا۔

ششم:۔ اس کتاب میں حکم "لا الٰہ الا اللہ"۔ آیات قرآنیہ "بلیٰ من اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسن" اور "ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ" کی تفسیر کے علاوہ جو کچھ لکھا گیا ہے بائیبل کے مواد کی روشنی میں لکھا گیا ہے۔

پس ان حقائق کی روشنی میں درخواست ہے کہ ازراہ کرم اس حکم کو واپس لیا جائے اور اس وقت جب مملکت خداداد پاکستان میں عیسائیت کا سیلاب امڈ رہا ہے اسلام اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کی جائے۔

(اساتذہ و طلبہ تعلیم الاسلام مڈل سکول گھٹیالیاں)

جماعتِ احمدیہ احمد آباد جنوبی

تحصیل خوشاب

مورخہ ۲۳/۵/۶۳ شام جماعت احمدیہ احمد آباد جنوبی داخلی موضع کھائیکلاں۔ تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا کا ایک خاص اجلاس زیر صدارت ملک غلام محمد مجوکہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمد آباد جنوبی منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر پاس ہوا کہ جناب گورنر صاحب حکومت مغربی پاکستان کی خدمت میں گزارش کی جاوے کہ وہ اپنا حکم بابت ضبطی کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" منسوخ فرماویں کیونکہ کتاب مذکورہ میں کوئی ایسا امر نہیں جو کسی مذہبی نظریہ سے قابل اعتراض ہو۔ یہ کتاب عیسائی حکومت کے عہد میں کئی بار شائع ہو کر عوام تک پہنچی۔

عیسائی حکومت کے کسی آفیسر یا کسی پادری نے کتاب موصوف کی ضبطی کا سوال نہیں اٹھایا۔ اب جبکہ عیسائی پادریوں کی سرگرمیاں پھر بڑھ رہی ہیں اور مسلمانوں میں تشویش پیدا کر رہی ہیں اس کتاب کا عام مسلم پبلک کے ہاتھ میں رہنا اور بھی ضروری ہو گیا ہے۔

لہٰذا یہ جماعت بکمال ادب جناب گورنر صاحب کی خدمت میں گزارش کرتی ہے کہ حکم بابت ضبطی کتاب مذکور منسوخ فرمایا جائے۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمد آباد جنوبی
تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا

مجلس انصار اللہ شادیوال

یہ اجتماع حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم پر جس کی رو سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (المسیح الموعود) کی تصنیف رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کیا گیا ہے نہایت غم اور دلی رنج کا اظہار کرتا ہے۔ اسلئے کہ

(۱) یہ کتاب ہمارے اعتقاد کے مطابق ایک مامور من اللہ کا کلام ہے۔ جو ایک وسیع مذہبی جماعت کا بانی ہے۔

(۲) یہ کتاب ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی۔ اسکے پس منظر میں عیسائی مصنفوں اور معترضوں پادریوں کا وہ لٹریچر اور تقریریں تھیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ کے واحد مقبول دین الاسلام۔ اس کے محبوب اور مقدس رسول اور ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ومبارک اور حضور کی ازواج مطہرات امہات المومنین پر نہایت ناروا اور سوقیانہ حملے کئے جاتے تھے اور اس وقت کی عیسائی حکومت کے بل پر ارتداد کی مہم چلائی جا رہی تھی۔ اس وقت صرف حضرت مرزا صاحب نے اس کے ازالہ کی ذمہ داری اٹھائی۔ اور اس لٹریچر کے جواب انہی لوگوں کی مسلمہ کتب کی بنا پر لٹریچر تصنیف کیا۔ یہی وہ لٹریچر اور بے نظیر علمی سرمایہ ہے۔ جس کے بل پر آج بھی مبلغین جماعت احمدیہ تثلیث پرستوں کے مرکز میں پہنچ کر ان کو للکار رہے ہیں اور اپنے آقا اور مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے دین الاسلام کی برتری اور فضیلت ثابت کر رہے ہیں۔

سراج الدین عیسائی بھی انہی منتخب افراد سے ایک تھا جس نے اس وقت کے حالات کے بل پر چار سوال اٹھا کر اسلامی دنیا کو چیلنج کیا۔ جس کے جواب میں اس مرد مجاہد اور مامور من اللہ نے اس کا دندان شکن جواب دیکر دین توحید اور حضور آقائے نامدار اور مطاع کل کی فضیلت و برتری اس طرح اجاگر کی کہ آج تک عیسائی دنیا اس کا جواب نہیں دے سکی۔

یہ اجتماع خیال کرتا ہے کہ اس قسم کے علمی لٹریچر کو ضبط کرنا پرستاران توحید کو عیسائی جارحین کے مقابلے میں نہتا اور بے دست وپا کرنے کے مترادف ہے۔

۱۸۹۷ء سے آج تک کم وبیش اس رسالہ کے سات ایڈیشن مختلف زبانوں میں دنیا کے مختلف ملکوں میں شائع ہو چکے ہیں جن میں (۳) متحدہ ہندوستان کی عیسائی حکومت کے پچاس سالہ دور میں اشاعت پذیر ہوئے مگر اس عیسائی حکومت نے اسی قانون کی تحت جس کی رو سے آج مغربی پاکستان کی حکومت نے اسے ضبط کیا ہے۔ کبھی قابل ضبطی نہ سمجھا۔

ہمارے فہم اس ضبطی کے پس منظر کو سمجھنے سے عاجز ہیں کہ جو چیز ۶۵ سال تک ایک قانون کی زد کے اندر نہ آسکتی تھی وہ آج ایک اسلامی حکومت کے دور میں اچانک کس طرح قابل اعتراض قرار پا گئی۔ جبکہ زیر بحث کتاب کے ۶۵ سال میں نتائج کے لحاظ سے عملاً کوئی خرابی اتنے طویل عرصہ میں کبھی ظہور پذیر نہیں ہوئی۔

جماعت احمدیہ اپنے تاریخی ریکارڈ کے مطابق ایک مسلمہ امن پسند اور پابند قانون جماعت ہے۔ اور ہر قسم کے فتنہ فساد سے الگ حکومت وقت کے احکام کی پابند ہے۔ حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام سے ایسی امن پسند صلح جو اور پابند قانون جماعت کے افراد کے مخلصانہ جذبات کو نہایت ٹھیس لگی ہے۔ لہذا مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ شادیوال گجرات کا یہ اجتماع اپنے دلی رنج اور غم کے اظہار کے ساتھ حکومت مغربی پاکستان سے التماس کرتا ہے کہ حکومت اس ضبطی کے حکم کو فوری طور پر واپس لے کر ایک مخلص جماعت کے جذبات کو ٹھیس لگنے سے بچائے۔

ممبران مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ
شادیوال گجرات

جماعت احمدیہ ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی غیر دانشمندانہ ضبطی کی خبر سن کر ہم ممبران جماعت احمدیہ ڈیریانوالہ کو انتہائی رنج وملال ہوا اور اس فیصلہ کے خلاف ہم حکومت مغربی پاکستان سے احتجاج کرتے ہیں۔ اس کتاب کی ضبطی کے بارے میں جو وجہ بیان کی گئی ہے وہ حقائق پر مبنی نہیں یہ کتاب گذشتہ چھیاسٹھ سال میں کئی بار شائع ہو چکی ہے۔ اور عیسائی حکام کی طرف سے یہ پچاس سالہ دور حکومت میں کبھی اسے فرقہ وارانہ کشیدگی یا منافرت کا باعث نہیں دیا گیا۔ یہ امر اور بھی قابل افسوس ہے کہ ایک سٹیٹ میں اس کتاب کو ضبط کرنے کے احکام صادر کئے ہیں۔ جب کہ یہ سراسر دفاعی نظریہ سے لکھی گئی تھی۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ یہ ایک اشد ترین مخالف عیسائی کے سوالات کے جوابات ہیں۔ سوالات درحقیقت اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور ہماری مقدس کتاب قرآن کریم پر جارحانہ حملوں کے مظہر تھے۔ جن کا جواب دینا ہر غیور مسلمان کا فرض اولین تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کتاب لکھکر اسلامیان عالم کے جذبات کی صحیح ترجمانی فرمائی۔

ارباب حکومت سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ عدل وانصاف کے نام پر فوری طور پر اس کتاب کی ضبطی کے حکم کو منسوخ کریں۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ ڈیریانوالہ
تحصیل نارووال۔ ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ چک $\frac{119}{D.R}$ ضلع منٹگمری

کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو حکومت مغربی پاکستان کا ضبط کرنا ایک سراسر غیر منصفانہ اقدام ہے اس سے عیسائی پادریوں کے حوصلے بڑھ جائیں گے انھوں نے پاکستان میں پہلے ہی کونسی کسر چھوڑی ہے حکومت کو تبلیغ کے راستے میں روک نہیں بننا چاہیئے اور کتاب کی ضبطی کے حکم کو فوراً منسوخ کر دینا چاہیئے

ممبران جماعت احمدیہ چک نمبر $\frac{119}{D.R}$

جماعت احمدیہ چک $\frac{32}{N.P}$ تحصیل صادق آباد

"ہم ممبران جماعت احمدیہ چک $\frac{32}{N.P}$ تحصیل صادق آباد حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم پر سخت احتجاج کرتے ہیں جس کی رو سے اس نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کرلی ہے یہ کتاب سب سے پہلے ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی تھی اور اب تک اس کے سات ایڈیشن اردو انگریزی میں شائع ہو چکے ہیں اور کبھی بھی اس کے خلاف عیسائی حکومت نے جس کے عقائد کے خلاف یہ کتاب لکھی گئی ہے کوئی کارروائی نہیں کی تو آج ایک مسلمان حکومت نے اس کے خلاف نہ معلوم کیوں ایسی کارروائی کرنی ضروری سمجھی۔

اس وقت پاکستان میں عیسائیت مختلف طریقوں سے نفوذ کر رہی ہے اور ایسے لٹریچر کی اشد ضرورت ہے جس سے ان کا مقابلہ کیا جا سکے اس لئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کتاب کو جو سراسر اسلام کے دفاع میں لکھی گئی ہے بحال کیا جائے اور حکومت اس غیر منصفانہ فیصلہ کو واپس لے کر دنیا بھر میں پھیلے ہوئے پرامن احمدیوں کے دلوں کو سکون بخشے۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک $\frac{32}{N.P}$

جماعت احمدیہ چک ۱۱۶ جنوبی ضلع سرگودھا

جماعت احمدیہ چک ۱۱۶ جنوبی ضلع سرگودھا اپنے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی پر سخت غم ورنج کا اظہار کرتی ہے۔ کیونکہ وہ کتاب جو صرف عیسائیت کے رد میں ہے اور جس میں اسلام کی اعلےٰ تعلیم پیش کی گئی ہے اور جو عیسائی حکومت کے عہد میں لکھی اور بار بار دفعہ شائع کی گئی۔ اور پاکستان بننے کے بعد بھی کئی بار شائع ہوئی ایسی کتاب کی ضبطی ہمارے جذبات کو مجروح کرنے والی ہے۔ اس لئے ہم نہایت ادب سے درخواست کرتے ہیں کہ مہربانی فرما کر حکومت ضبطی کے اس حکم کو واپس لے۔

سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ۱۱۶ جنوبی سرگودھا

مجلس انصار اللہ چاہ کریم دین والا۔

ہمیں اس خبر پر انتہائی رنج اور افسوس ہوا ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کرلی گئی ہے یہ کتاب عیسائی عہد حکومت میں تصنیف کی گئی تھی لیکن ان کو اس میں کوئی قابل اعتراض بات نظر نہ آئی کہ وہ اس کتاب پر کوئی پابندی عائد کرتے لیکن حکومت پاکستان نے ضبطی کی پابندی لگا دی ہے حالانکہ یہ کتاب اسلام کے دفاع کے لئے ہے۔ ادب سے گزارش ہے کہ فوری طور پر اس حکم کو واپس لے کر ممنون فرمائیں۔ ہم انصار اللہ جماعت احمدیہ موضع بچ پر امید ہیں کہ آپ ہمارے جذبات کا احترام فرمائیں گے

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ چاہ کریم دین والا
موضع بچ ضلع ملتان

جماعت احمدیہ چک $\frac{108}{9.L}$ منٹگمری

ممبران جماعت احمدیہ چک $\frac{108}{9.L}$ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کئے جانے پر رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں حکومت کا یہ اقدام اشاعت اسلام میں ایک روک ہے۔ مہربانی کر کے ضبطی کے حکم کو واپس لے لیا جائے۔

ممبران جماعت احمدیہ چک $\frac{108}{9.L}$
منٹگمری۔

وعدہ جات چندہ تعمیر دفتر وقفِ جدید

جن احباب نے تعمیر دفتر کے وعدے یا نقد چندہ ارسال فرمایا ہے۔ ان کے اسماء ذیل میں درج ہیں۔ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرما دے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

- چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ فورٹ عباس نقد ---- ۱۰۰
- بقیہ احباب " ---- ۱۲۰
- احباب چک ۱۳/۲ بہاولنگر ---- ۳۳
- " ۱۶۷ " ---- ۸
- بابو عبد المجید صاحب دفتر جی پی او لاہور ---- ۲۰
- بابو چراغ الدین صاحب سنت نگر " ---- ۲۰
- عبد الحق صاحب بٹ ---- ۲۰
- بابو محمد یسین صاحب اکونٹنٹ نیلہ گنبد لاہور ---- ۱۰۰
- چوہدری عابد علی صاحب ممبر ایڈووکیٹ " ---- ۲۵
- منجانب والدہ مرحومہ " ---- ۲۵
- بیگم شفیع احمد صاحب دہلوی پرانی انار کلی " ---- ۲۰
- امتہ الحفیظ صاحبہ بنت خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم لاہور ---- ۲
- میاں اکبر علی صاحب ۱۲ نابھہ روڈ " ---- ۱۰۰
- شیخ محمد بشیر صاحب کلاتھ مرچنٹ اعظم مارکیٹ لاہور ---- ۱۰۰
- ملک مبارک علی صاحب فیروز پور روڈ " اضافہ ---- ۱۰۰
- شیخ عبد الرحمٰن صاحب پرانڈ تھرو ڈلاہور ---- ۱۰۰
- خواجہ محمد شریف صاحب " " ---- ۲۵
- میاں ضیاء اللہ صاحب مال روڈ " ---- ۱۰۰
- چوہدری فدا محمد صاحب جسونت بلڈنگ " ---- ۲۰
- شیخ نفیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور ---- ۵۰
- مستری نذر محمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور ---- ۱۰۰
- بقیہ احباب کرام لاہور ---- ۲۰۰
- احباب کوٹ مولا بخش نواب شاہ ---- ۲۵

تلاوت قرآن پاک کا مقصد

کونسا ایسا احمدی مسلمان ہے جو روزانہ باقاعدگی کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت نہ کرتا ہو تلاوت کرنے کا مقصد محض تلاوت کرنا نہیں بلکہ جو جو احکام اللہ تعالیٰ نے صادر فرمائے ہیں اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرنا مقصد ہونا چاہیئے۔

کلام پاک میں علاوہ دیگر اوامر و نواہی کے اقامت الصلوٰۃ کے ساتھ ایتائی الزکوٰۃ بھی آیا ہے۔ پس قرآن پاک کی تلاوت کرنے والے ہر مسلمان کے مدنظر یہ بات ہونی چاہیئے کہ جہاں بھی نماز قائم کرنے کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کا حکم سامنے آئے اپنا محاسبہ کرے کہ آیا اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اگر ہوتی ہو تو تعمیل ارشاد خداوندی میں خود ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخروئی حاصل کرے

ناظر بیت المال ربوہ

ایثار و قربانی

اس سے قبل بھی اس طرف توجہ دلائی جا چکی ہے کہ ہمارا مقصد بہت بلند ہے۔ جو ہم نے حاصل کرنا ہے اور ہماری منزل بہت دور ہے جہاں تک ہم نے پہنچنا ہے۔ لہذا اس کے لئے غیر معمولی جدوجہد اور ایثار و قربانی کی ضرورت ہے مگر یہ روح پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کے لئے باقاعدہ مشق نہ کی جائے اس لئے میں ایک بار پھر اپنے محبوب آقا کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلاتا ہوں:

"ان کے لئے بھی لازمی ہوگا کہ وہ روزانہ نصف گھنٹہ خدمت دین کے لئے وقف کریں۔"

امید ہے میرے بزرگ احباب اس پر ضرور عمل کریں گے۔ اور پھر زعماء کرام اپنی ماہوار رپورٹوں میں اس کی متعین شکل میں اطلاع بھی دیں گے کہ ان کی مجلس کے اراکین نے تعداد کے لحاظ سے کل کتنا وقت وقف کرنا تھا اور کس قدر وقت کے وقف کی توفیق ملی۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

(ناظر ارشاد)

حصہ آمد کے موصی احباب

فارم اصل آمد جلد پُر کر کے واپس فرمائیں

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گزشتہ سال یکم مئی ۱۹۶۲ء لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۶۳ء کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے شروع مئی سے فارم بھیجے جا رہے ہیں۔ جن احباب کو فارم پہنچ چکے ہوں اور انہوں نے ابھی پُر کر کے واپس نہ کئے ہوں۔ مہربانی کر کے وہ جلد پُر کر کے واپس فرمائیں یہ امر کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کے پُر کر کے واپس کرنے پر ہے۔ احباب ان فارموں کو پُر کر کے واپس کرنے میں جس قدر تاخیر کریں گے اسی قدر دیر سالانہ حسابات ان کی خدمت میں بھجوانے میں ہوگی۔

جن احباب کی طرف سے پندرہ دن تک فارم پُر ہو کر نہ آئیں گے۔ ان کی خدمت میں فارم اصل آمد دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھجوائے جائیں گے۔ جو بلا ضرورت زائد خرچ ہے۔ اس لئے ہر حصہ آمد کے موصی کو چاہیئے۔ کہ جونہی یہ فارم پہلی مرتبہ اُن کی خدمت میں پہنچے۔ اسے جلد سے جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔ تاکہ دوبارہ رجسٹری پر خرچ نہ کرنا پڑے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

امتحان ناصرات الاحمدیہ

۲۶ مئی ۱۹۶۳ء کو ناصرات الاحمدیہ کا دینی معلومات کا امتحان ہوگا۔ اس امتحان کے لئے پرچے ارسال کر دئے گئے ہیں۔ وقت مقررہ پر امتحان لے لیا جائے۔ یہ امتحان ہر احمدی بچی کے لئے ضروری ہے۔ لہذا لجنات خیال رکھیں کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ لڑکیاں اس میں شامل ہوں

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ ربوہ)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

عزیزہ سیدہ ساجدہ بنت شیخ فضل حق صاحب سیٹھی جہلم کا نکاح عزیزم چوہدری جمیل محمد صاحب چیف آفیسر منڈی بہاء الدین ضلع گجرات کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا ہے۔

اس نکاح کا اعلان مکرم مولوی عبد المغنی خان صاحب امیر جماعت ہائے ضلع جہلم نے مورخہ ۱۱ مئی ۶۳ء بعد ظہر جہلم میں کیا۔ اسی دن برات منڈی بہاء الدین سے آئی۔ اور سہ پہر کو رخصت ہو گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس عقد نکاح کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنا دے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار فضل حق سیٹھی جنرل سٹور جہلم)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھتیجے بھائی شیخ طارق محمود ابن شیخ محمد عبد اللہ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز پنجاب) کافی عرصہ سے پیٹ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ جمیل احمد رشید ۷۳ بی بلاک گلبرگ کالونی لاہور)

۲۔ ڈاکٹر لفٹیننٹ عبد الکریم صاحب حال ربوہ کئی سال سے مرض فالج میں مبتلا ہیں۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ آپ نہایت ہی مخلص احمدی ہیں — ڈاکٹر نور الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بھی بیمار ہیں۔ احباب جماعت ہر دو مخلصین کے لئے دعائے صحت فرما دیں

(فضل الدین از ملیانوالہ۔ ضلع سیالکوٹ)

۳۔ خاکسار کی ترقی کا معاملہ زیر غور ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔

(لطیف احمد عارف ربوہ)

تحریک جدید کا ایک اہم مطالبہ

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"چوتھا مطالبہ یہ ہے کہ قوم کو مصیبت کے وقت پھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کہتا ہے کہ مکہ میں اگر تمہارے خلاف جوش ہے تو کیوں باہر نکل کر دوسرے ملکوں میں پھیل نہیں جاتے اگر باہر نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ترقی کے بہت سے راستے کھول دے گا اسی وقت ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت میں بھی ایک حصہ ایسا ہے جو ہمیں کچلنا چاہتا ہے اور رعایا میں بھی ہمیں کیا معلوم ہے کہ ہماری مرنی زندگی کی ابتداء کہاں سے ہوتی ہے۔

پس ان رجماعت کے دوستوں) کے لئے ضروری ہے کہ مختلف ممالک میں ان کی شاخیں ہوں تا کہ اگر ایک جگہ وہ ظلم وستم کا تختہ مشق ہوں تو دوسری جگہ ان کی امن کے ساتھ ترقی ہو رہی ہو۔ اور ان کا مذہبی لٹریچر دست برد سے محفوظ رہے جو شخص بھی اس سلسلہ کو ایک آسمانی تحریک سمجھتا ہے اسے اس امر کے لئے تیار ہونا پڑے گا اور جو اس نکتہ کو نہیں سمجھتا وہ حقیقت میں اس سلسلہ کو نہیں سمجھتا۔ غرض سلسلہ احمدیہ کسی جگہ بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھ سکتا اس لئے جب تک ہم سارے ممالک میں اپنے لئے جگہ کی تلاش نہ کریں ہم کامیاب نہیں ہو سکتے ہماری مثال فقیر کی طرح ہے جو سب دروازے کھٹکھٹاتا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا میں نئے نئے راستے تلاش کریں اور نئے نئے ممالک میں جا کر تبلیغ کریں ہمیں کیا معلوم ہے کہ کہاں لوگ جوق در جوق داخل ہوں گے چونکہ ہمارا پہلا تجربہ بتلاتا ہے کہ باقاعدہ مشن کھولنا مہنگی چیز ہے اس لئے پرانے اصول پر نئے مشن نہیں کھولے جا سکتے اس لئے میری تجویز ہے کہ دو دو تین تین آدمی نئے ممالک میں بھیجے جائیں اس میں سے ایک انگریزی دان ہو اور ایک عربی دان سب سے پہلے تو ایسے لوگ تلاش کئے جائیں جو سب یا کچھ حصہ خرچ کا دے کر حسب ہدایات جا کر کام کریں آگے خرچ نہ مانگیں یا کرایہ خود ادا کریں خرچ صرف چھ سات ماہ کے لئے ہم سے لے لیں یا کسی قدر رقم اس کام کے لئے دے سکیں"

(وکیل المال تحریک جدید)

ضروری اعلان

جملہ احمدی احباب جو کہ منگلا ڈیم میں کام کرتے ہیں یا جن کے عزیز وہاں پر کام کرتے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ مجھے یا برادرم میاں ظہور الدین احمد صاحب قائد مجلس $\frac{4}{5}$۲ منگلا کالونی۔ منگلا ڈیم۔ براستہ جہلم کو اپنے پتوں سے اطلاع دیں

خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں پر کافی احمدی دوست ہیں لیکن کچھ عرصہ سے ان کی تنظیم میں دفاتر یا رہائش کی تبدیلی کی وجہ سے روک واقع ہو رہی ہے۔ میرے اس اعلان میں وہ احباب خاص طور پر مخاطب ہیں جن کے بچے یا عزیز منگلا ڈیم میں کام کرتے ہیں وہ اطلاع دیں تا کہ ان سے رابطہ قائم کیا جائے۔

مرزا محمد لطیف مربی سلسلہ احمدیہ مسجد احمدیہ جہلم

قابلِ تقلید نمونہ

مکرم ناظم صاحب مال خدام الاحمدیہ لائل پور شہر ماہ اپریل کی رپورٹ میں چندہ تعمیر ہال کے متعلق اپنی مساعی تحریر فرماتے ہیں :-

"اس ماہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ لائل پور تشریف لائے مجلس نے دو ہزار روپیہ کا وعدہ پیش کیا جس میں سے ایک ہزار نقد مطابق رسید نمبر ۳۱ - ادا کر دیا گیا بقیہ ایک ہزار روپیہ بھی انشاء اللہ جلد روانہ کر دیا جائے گا"

"ایک خادم میاں افتخار علی صاحب لائل پور ہیر سٹور کا نام خاص طور پر برائے دعا پیش کرتا ہوں ایک ہزار روپیہ جو نقد ادا کیا گیا ہے اس میں انہوں نے -/۱۵۰ روپے ادا کئے تھے بعد میں ملاقات ہونے پر میاں صاحب سے کہا میں نے غور کیا ہے کہ میں نے حصہ کم لیا ہے لہذا -/۲۰۰ روپے کا اور وعدہ لکھا جائے اب ان کی طرف سے -/۳۵۰ روپے ادا ہوں گے"

میں احباب جماعت اور خصوصاً خدام سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ مکرم میاں افتخار علی صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور اخلاص میں اور ترقی عطا فرمائے نیز دوسرے خدام بھائیوں کو بھی اسی جذبہ سے سرشار فرمائے۔ آمین"

(قائم مقام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ

مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گزشتہ دنوں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے سندھ اور کراچی کی مجالس دورہ فرمایا تھا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے تربیتی تقاریر کے علاوہ انصار اللہ سے چندہ کی وصولی کا بھی اہتمام فرمایا چنانچہ جن دوستوں نے تعمیر دفتر انصار اللہ کے لئے یکصد یا اس سے زائد عطیہ دیا ہے ان کے نام دعا کی غرض سے درج ذیل کئے جاتے ہیں

محترم مولوی صاحب ان دنوں پھر سندھ اور کراچی کے دورہ پر ہیں انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ ان سے پوری طرح تعاون فرما دیں۔ آپ یہ کام آنریری طور پر سرانجام دے رہے ہیں تمام دوستوں سے ان کے لئے دعا کی درخواست

ان معطی اصحاب کی فہرست یہ ہے :-

۱۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب گوٹھ محمد علی سندھ	-/۲۰۰
۲۔ مکرم کریم بخش گوٹھ قسم آباد	-/۱۰۰
۳۔ مکرم ڈاکٹر عبد القدیر و عبد القدوس صاحبان نواب شاہ سندھ از طرف والد محترم مکرم رحیم بخش صاحب	-/۱۰۰
۴۔ میاں محمد دین صاحب نواب شاہ	-/۱۰۰
۵۔ چوہدری غلام رسول صاحب نوکوٹ	-/۱۰۰
۶۔ محمد آباد سٹیٹ بذریعہ ملک غلام احمد صاحب	-/۱۰۰
۷۔ ناصر آباد اسٹیٹ بذریعہ چوہدری فتح علی صاحب	-/۱۰۵

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کا بھانجا عزیزم مبارک احمد لعبار ذمہ ماتیقاہ وفات پا گیا ہے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے قرب وجوار میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے۔

(عبد الستار کارکن دفتر خزانہ ربوہ)

پچھلے بزرگ عیسائیت کے مقابلہ کیلئے جو حربے مسلمانوں کو دے گئے ہیں انھیں ضبط کر کے مسلمانوں کو نہتا کر دیا گیا ہے

"مَیں حیران ہوں کہ کتاب کی ضبطی منسوخ کر کے اسکی اشاعت ابھی تک بحال کیوں نہیں کی گئی"

قومی اسمبلی کے دو مقتدر اراکین سیّد مرید حسین شاہ صاحب اور ارشاد اللہ صاحب کے بیانات

پاکستان کی قومی اسمبلی کے مزید دو معزز اراکین محترم سید مرید حسین شاہ صاحب سیالکوٹ اور محترم ارشاد اللہ صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اس امر پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ کتاب پر سے ابھی تک پابندی کیوں نہیں ہٹائی گئی؟ ان کے بیانات جو خطوط کی شکل میں صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی خدمت میں بھی ارسال کئے گئے ہیں درج ذیل ہیں:-

محترم سید مرید حسین شاہ صاحب ممبر قومی اسمبلی سیالکوٹ کا بیان

"حکومت مغربی پاکستان نے قریباً پون صدی قبل کی ایک کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کا حکم صادر کیا ہے میں نے اس حکم کے جواز پر ایک غیر جانبدار کی نظر سے بہت غور کیا ہے لیکن مجھے اس کتاب کی ضبطی کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں مل سکی۔ عجیب بات ہے کہ یہ سوالات آج بھی زندہ ہیں اور پہلے سے بھیانک صورت میں ان کو پیش کیا جا رہا ہے۔ عیسائی حکومت کے زمانہ میں مسیحی مشنری اسلام اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کرنے میں اس قدر شدت اور سرگرمی سے کام نہ لیتے تھے جتنا پاکستان کے قیام کے بعد انھوں نے اپنا شر وسیع کر دیا ہے چنانچہ اس بارہ میں مسلمان آئے دن چیخ و پکار کرتے رہتے ہیں لیکن حکومت اس بارہ میں خاطر خواہ انسداد نہیں کر سکی عیسائیت کے مقابلہ کے لئے پچھلے بزرگ جو حربے مسلمانوں کے ہاتھ میں دے گئے ہیں ایسی ضبطیوں کو برقرار رکھ کر ان کو نہتا کر دیا گیا ہے۔ اندریں حالات یہ حکم قابل ترمیم ہے اور حکومت جس قدر جلد اسے منسوخ فرما دے اتنا ہی اچھا ہو گا۔"

محترم ارشاد اللہ صاحب ممبر نیشنل اسمبلی (گوجرانوالہ) کا مکتوب

"اخبارات میں اکثر احتجاجی مراسلہ جات پڑھ کر حیرانی ہو رہی ہے کہ کتاب "پادری سراج الدین کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی منسوخ کر کے اس کی اشاعت تا حال کیوں بحال نہیں کی گئی جب کہ یہ کتاب ۵۰ برس سے برابر شائع ہو رہی ہے۔ انگریزی حکومت نے اسے کو ضبط نہ کیا باہر غیر ممالک کی حکومتوں نے اس کا داخلہ بند نہ کیا حالانکہ وہ خالص عیسائی حکومتیں ہیں ...... ایک طرف تو عوام کا مطالبہ ہے کہ عیسائیت کی تبلیغ کو بذریعہ قانون روکا جائے مگر دوسری طرف ہماری حکومت کے بعض اکابر جائز اسلامی تبلیغی لٹریچر کو ضبط کرنے کی فکر میں ہیں ......"

آپ کا مخلص ارشاد اللہ ایم این اے حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا عزم کراچی

ربوہ ۲۴ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بعض ضروری کاموں کے سلسلہ میں کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ آپ وہاں قریباً ایک ہفتہ قیام فرمائیں گے۔

مکرم قریشی محمد افضل صاحب ۲۶ مئی کو روانہ ہو رہے ہیں

مکرم قریشی محمد افضل صاحب اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ۲۶ مئی بروز اتوار بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ ہوں گے۔ آپ ۳۰ مئی کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز مغربی افریقہ جا رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ مبلغ اسلام کو الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن پر بروقت تشریف لے آئیں

(وکالت تبشیر)

کارکنان دکان گول کلاتھ بازار لائلپور کی طرف سے کتاب کی ضبطی پر احتجاج

ہمیں یہ سن کر بہت دکھ ہوا کہ ایک کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" جو ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی اور جسے عیسائی حکومت نے بھی ضبط نہ کیا اب اسلامی حکومت پاکستان نے ضبطی کا حکم دیا ہے یہ حکم ہماری نظر میں غیر عادلانہ ہے خدا تعالےٰ گورنمنٹ پاکستان کو توفیق دے کہ اس حکم کو واپس لے کر عند اللہ ماجور ہو

کارکنان دکان کپڑا گول بازار لائلپور

ایسی قابل قدر کتاب کی ضبطی پر مجھے انتہائی حیرت ہوئی ہے

میں حکومت سے اسلام کیساتھ محبت کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ وہ ضبطی کا حکم فوراً واپس لے

جناب اصغر سودائی صاحب سیکرٹری رائٹرز گلڈ سیالکوٹ کا بیان

سیالکوٹ:- جناب اصغر سودائی صاحب ایم اے سیکرٹری رائٹرز گلڈ سیالکوٹ نے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے خلاف پُر زور احتجاج کرتے ہوئے حسب ذیل بیان دیا ہے:-

"مجھے سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب نامی ایک تاریخی کتاب جس نے ربع صدی تک مسلمانان عالم اسلام کو حضور نبی اکرمؐ کی زندگی پیغام اور اسلامی اقدار سے نہ صرف روشناس کرایا بلکہ اپنے صحت مند دلائل و براہین سے عیسائیت کے عزائم کے سینے میں روشنی اور علمی کمالات کا ایک ایسا تیر پیوست کیا جس سے مسیحیت کے قلعہ سے خون برسنے لگا کی ضبطی پر انتہائی حیرت و تعجب ہوا ہے افسوس اس بات کا ہے کہ وہ تمام لٹریچر جو ہمارے اور ہمارے مذہبی مسائل کا ایک بے باکانہ اور جراءت مندانہ حل پیش کرتا ہے۔ ہمارے خواص کی نگاہوں تک یا تو پہنچا ہی نہیں یا پھر دانستہ طور پر اس کو غلط معنی و مفہوم پہنا کر طاق نسیان کی زینت بنا دیا گیا ہے حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت کے فرسودہ سوالات کا مسکت جواب جس حسن اور خوبی سے اس کتاب میں دیا گیا ہے اس عہد کی کوئی اور مذہبی کتاب شاید ہی اس کا مقابلہ کر سکے۔ آج ہمیں بنیاں رکھتی ہوئی مسیحیت کی مخالف طاقت کو لگام کرنا ہے اور اس کے ہر خود ساختہ اور بے بنیاد اعتراض کا جواب دینا ہے۔ اس کے لئے ہمیں پورے طور پر مسلح ہو جانا چاہیئے اور ایسی کتاب کی اشاعت پر پہلے سے زیادہ توجہ صرف کرنا چاہیئے نہ کہ پہلے سے مطبوعہ افادی کتب کا گلا گھونٹنا چاہیئے میں حکومت پاکستان سے مذہبی محبت و شیفتگی کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ اگر اسے ذرا بھی اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے کام سے عقیدت ہے تو وہ فوری طور پر اس کتاب کی ضبطی کا حکم منسوخ کر کے مسلمانان عالم اسلام کی تحسین کا باعث ہو۔

اصغر سودائی (ایم اے)

سیکرٹری رائٹرز گلڈ - سیالکوٹ

درخواست دعا

(مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

مکرم نذیر احمد صاحب ڈار ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس ٹانگانیکا مشرقی افریقہ حال کراچی کے صاحبزادے عبد السلام صاحب کا دل کا اپریشن مورخہ ۳۱ مئی کو ہو گا۔ اپریشن ماہر امریکی ڈاکٹر کریں گے جو آجکل دورہ پر پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ ——— میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد صحابہ حضرت مسیح موعودؑ درویشان قادیان اور تمام دیگر احباب جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان ایام میں خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب رہے اور اللہ تعالےٰ عزیز موصوف کو کامل و عاجل صحت اور عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین